آنریبل ڈاکٹر مولوی سید احمد خان صاحب بہادر کے سی ایس آئی ایل ایل ڈی

کا

لکچر اسلام پر

اے برادران دینی !

آپ جو اسوقت اسغرض سے تشریف لائے ہین کہ مذہب اسلام کے متعلق جو میرے خیالات ہیں وہ میں آپکے سامنے بیان کرون اُسکے لئے میں آپ کا شکر کرتا ہون - جو احباب میرے خیالات کی سُننے کے مشتاق ہیں مجھے اُنکے سامنے اپنے خیالات کے بیان کرنیمیں کچھہ عذر نہیں - مگر قبل اسکے کہ میں اُنکو بیان کروں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں نہ مولوی ہوں نہ مفتی اور نہ قاضی اور نہ واعظ - نہ میری یہ خواہش ہے کہ کوئی شخص گو وہ میرا کیسا ہی دوست سے دوست ہو میرے خیالات کی پیروی کرے - میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (اُن باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق ہوں اور جسکو مذہب کہتے ہیں) وہ یہ خواہش کرے کہ لوگ اُسکی پیروی کریں - یہ منصب رسولوں کا تھا اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفے صلعم پر جن کا ازلی مذہب خدا ابدالآباد تک قایم رکھے اور ضرور قایم رکھیگا کیونکہ جیسا وہ ازلی ہے ابدی بھی ہے ختم ہوگیا (چیزر) لیکن میں اپنے خیالات جو کچھہ بیان کرونگا پہلے اُنکا منشا ظاہر کرنا چاہتا ہون - میرے خیال میں یہ بات ہے کہ دُنیا میں جب سے کہ وہ آباد ہوئی اور جب سے کہ خدا نے انبیا و رسل کے مبعوث کرنیکا سلسلہ قائم کیا اُسوقت سے آج تک دُنیا

ہوگئی تھی اُنکے ہاں شادی جناب مولوی اسمعیل کے زمانہ سے پیشتر تک ہندوؤں کی تمام رسمیں جاری تھیں۔ دھوتی باندھتے تھے اُلٹے پردہ کا انگرکھا پہنتے تھے قاضی نکاح باندھتا تھا اور برہمن پھیرے پھروا تا تھا۔ اور بھی بہت سی ہندوؤں کی رسمیں اُنمیں مروج تھیں۔ اتفاق سے ایک مسلمان اُنکے ایک گاؤں میں گذرا وہ پیاسا تھا پانی پینا چاہتا تھا۔ اُسنے دیکھا کہ پانی بھرا ہوا ایک مٹکا رکھا ہے مگر اُسکو شبہ ہوا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں یا ہندو اور وہ پانی ہندوؤں کا ہے یا مسلمانوں کا اسلئے اُس نے پوچھا کہ یہ پانی مسلمان کا ہے یا ہندو کا۔ جس شخص سے اُس نے پوچھا اُسنے نہایت درشتی سے جواب دیا کہ تو اندھا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ پانی کے مٹکے پر کلھڑ (یعنی مٹی کا آبخورہ) پانی پینے کو رکھا ہے۔ گویا مسلمانی کی ایک علامت تھی کہ سب لوگ ایک آبخورہ سے پانی پیتے ہیں۔ اُسنے درشتی اسلئے کی کہ باوجود مسلمانی کی علامت موجود ہونیکے اُسنے اُنکے مسلمان ہونے میں شبہ کیا۔

اے بھائیو جبکہ وہ قوم ایسی جاہل تھی تو وہ مسائل اسلام اور فلسفی دلائل صداقت اسلام کو کیا جانتے ہونگے بجز خدا و رسول پر یقین ہونیکے اور کوئی بات جس سے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے تھے اُن میں نہ تھی مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں اُنکے ایمان کو (میں اَور کسی کو کیوں کہوں) اپنے ایمان سے تو بہت زیادہ مستحکم جانتا ہوں (چیرز)۔ اے بھائیو ایسے شخصوں کا ایمان نہایت مستحکم اور اعلی درجہ کا ہوتا ہے جنکو کسی طرحکا نہ کچھہ شک ہے نہ دل میں کسی طرحکا کچھہ شبہ ہے۔ خدا و رسول پر وہ دل سے یقین رکھتے ہیں اور جو کوئی اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے اُسکو مسلمان جانتے ہیں۔ خدا کے جاننے اور رسول پر یقین کرنے کیلئے اُنکو کسی منطقی دلیل اور فلسفی برہان کی حاجت نہیں کیسی ہی کوئی بات خارج از عقل و ناقابل یقین اُنکے سامنے صحیح یا غلط بیان کیجا دے یہ کہکر کہ خدا اور رسول نے فرمایا ہے وہ اُسپر یقین کرینگے پس ایسے لوگ ہماری بحث سے بالکل خارج ہیں۔ میں اُنکو یقین کا ستارا اور اسلام پر یقین رکھنے کا نمونہ سمجھتا ہوں اور ٹھیک مسلمان جانتا ہوں۔

مگر دوسرا فرقہ بھی ہے جو ہر چیز کی صداقت کے لئے دلیل چاہتا ہے وہ اس بات کا خواہشمند ہے کہ اسلام کے عقاید فلسفی دلائل سے اُسکو بتائے جاویں اُسکے دل کے شبہے مٹائے جاویں تاکہ اُسکے دل کو تشفی حاصل ہو۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ دل میں تو دہوکڑ پکڑ ہو اور وہ زبان سے لوگوں کے ڈر سے یا سوسیٹی کے دباؤ سے ہاں ہاں کہا کرے۔ یہی لوگ وہ ہیں جو ہمارے مخاطب ہیں اور جن سے ہم کو بحث ہے۔

جس زمانہ میں خلفائے عباسیہ کی سلطنت رونق پر تھی اور مسلمانوں کا ستارا نہایت عروج پر تھا اُسوقت مسلمانوں میں یونانی فلسفہ۔ علم طبعی نے کثرت سے رواج پایا تھا اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے

میں دو قسم کے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اس زمانہ میں بھی موجود ہیں۔ ایک وہ جنکی نسبت خدا نے

> واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم ؕ
> انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء لعلک باخع نفسک ان لا یکونوا مومنین ؕ

فرمایا ہے کہ جس کو میں چاہتا ہوں ہدایت کرتا ہوں۔ دوسرے وہ جنکی نسبت اُس نے اپنے رسول سے کہا کہ تو جنکو ہدایت کرنی چاہتا ہے ہدایت نہیں کر سکتا۔ تو کتنی ہی کوشش کر اپنی جان تک کیوں نہ کھو دے وہ ایمان نہیں لا سکے۔ یہی دو قسم کے لوگ ہیں جنکی تفصیل قرآن مجید سے پائی جاتی ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں خدا نے اُنکی خلقت طبیعت۔ فطرت یا اُنکا نیچر ایسا بنایا ہے جس میں ایمان لانیکا یا کافر ہونیکا مادہ موجود تھا یا موجود ہے۔ کیونکہ جو چیز انسان کی فطرت میں ہے اُسمیں تبدیل نہیں ہو سکتی اُسکا بدل دینا خود اُس انسان کی یا دوسرے انسان کی طاقت سے گو وہ نبی ہی کیوں نہو خارج ہے۔

یہ امر روزمرہ ہماری زندگی کے تمام کاموں میں پیش آتا ہے۔ دُنیا میں بہت سے ایسے امر پیش آتے ہیں جنکی صداقت کی دلیلیں ہم نہیں جانتے مگر دل میں از خود لا معلوم اسباب سے ایک ایسی بات پیدا ہوتی ہے جس سے اُسکی صداقت پر پورا یقین ہوتا ہے۔ اسیطرح اسلام کی کیفیت ہے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی جو گذر گئے یا جو اب موجود ہیں اور وہ بھی جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں موجود تھے ایسے تھے کہ اُنکا دل ہدایت اور ارشاد کو قبول کرتا تھا اور وہ اُسکی سچائی پر یقین کامل کرتے تھے گو کہ اُسکی صداقت کی دلیلوں سے اُنکو کچھ واقفیت نہ تھی۔ اِسکا سبب یہی تھا کہ خدا نے اُنکے دل اس طرح کے بنائے تھے کہ وہ ذرا سی ہدایت سے صراط مستقیم کو مان لیتے تھے اُن کا دل اُس ہدایت کو قبول کر لیتا تھا اور وہ ایمان لے آتے تھے (چیرز) خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اُسکی یہ رحمت اس زمانہ میں بھی ہزاروں لاکھوں کروڑوں مُسلمانوں پر مبذول ہے کہ وہ لوگ دل سے اسلام پر یقین رکھتے ہیں گو وہ اُسکی صداقت کی دلائل منطق و فلسفہ کے اصول پر نہیں جانتے۔ میرا اعتقاد یہ ہے کہ جو لوگ بلا فلسفی دلیل و حجت کے اسلام پر یقین کرتے ہیں یا یقین رکھتے ہیں اُنکا ایمان اور اُن کا یقین بہ نسبت اُن لوگوں کے جو دلیل و حجت فلسفہ سے اپنے عقیدہ کو مستحکم کرتے ہیں بہت زیادہ مستحکم ہے کیونکہ اُنکے دل میں کسی قسم کے شک شبہ نے راہ نہیں پائی اور نہ راہ پانے کی اُسمیں گنجائش ہے۔ یہی لوگ اہل جنت ہیں جو سیدھے بہشت میں جاوینگے (چیرز)۔

مجھکو اپنے ملک کا ایک قصہ یاد ہے ہماری طرف رانگھڑ ایک قوم ہے جو کسی زمانہ میں مسلمان

ادھا نقاہوں کے حجروں میں بیٹھے بیٹھے قیاسی مسائل کو قیاسی دلائل سے اور عقلی کو عقلی براہین سے توڑتے پھوڑتے رہیں اور ظلمت میں نہ گریں۔ مگر اس زمانہ میں نئی صورت پیدا ہوئی ہے جو اس زمانہ کی فلسفہ و حکمت کی تحقیقات سے بالکل علیحدہ ہے۔ اب مسائل طبعی تجربہ سے ثابت کئے جاتے ہیں اور وہ ہم کو دکھلا دیئے جاتے ہیں۔ یہ مسائل ایسے نہیں ہیں جو قیاسی دلائل سے اُٹھا دیئے جاویں یا اُن تقریر دل اور اصولوں سے جو اگلے زمانہ کے عالموں نے قرار دیئے ہیں ہم اُنکا مقابلہ کر سکیں۔ مثلاً آسمانوں کے خرق والتیام کا مسئلہ جو ہمارے ہاں کے علم طبعی کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور آجتک درس تدریس میں رہا ہے اور جو اصول علم طبعی کے مذہب اسلام میں تسلیم کر لئے گئے ہیں اُن سے بھی اُس کو بڑا تعلق ہے اب وہ مسئلہ کس کام کا ہے اور اُسکے پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ ہے جبکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جسطرح اگلے حکماء یا علماء نے آسمانوں کا وجود قرار دیا تھا وہی غلط تھا۔ اب تو اس بات پر غور کرنی لازم ہے کہ آسمان سے کیا مراد ہے اور اُسکے لئے جدید اصول و مسائل ایجاد کرنیکی ضرورت ہے نہ اُن بوسیدہ واز کار رفتہ مسائل کے یاد کرنیکی (چیرز)۔

ایک بہت بڑی بحث ہمارے ہاں ہیولا و صورت کی تھی اگر یونانی فلسفہ کے مطابق ہیولا تسلیم کیا جاتا تھا تو معاد کا وجود جو ایک اہم مسئلہ مذہب اسلام کا ہے باطل ہوتا تھا اُسپر علمائے اسلام نے بہت بڑی بحث کی جو کسقدر بے سود اور کسقدر ناکافی تھی۔

بہر حال اس زمانہ کی حکمت طبعی میں ہیولا کی کچھ بحث نہیں ہے بلکہ تمام اجسام کی ترکیب اجزاء صغار سے تسلیم کیجاتی ہے۔ پس اب ہیولا و صورت کی بحث سے جو ہمارے ہاں تعلیم دینی اور دنیاوی دونوں میں داخل ہے کیا فائدہ ہے۔ ایسے اور بہت سے مسائل ہیں جو اسیطرح مثالاً بیان ہو سکتے ہیں۔

اے دوستو! مجھکو معاف کروگے اگر میں یہ کہوں کہ ایک بہت بڑا ضروری امر جو اُن علماء کے خیال سے رہ گیا وہ یہ تھا کہ اُنہوں نے یونانی حکمت و فلسفہ کے مقابلہ میں تو بہت کچھ کیا مگر اس بات میں کچھ نہیں کیا یا بہت ہی کم کیا کہ جو کچھ وہ خود مذہب اسلام کو بیان کرتے تھے اُسپر منکر اسلام یا متشکک فی الاسلام کے دل کو کیونکر تشفی ہو۔ یہ کہدینا کہ اسلام میں یوں ہی آیا ہے اُسکو ماننا چاہیئے یہ تو نہ یقین کو اور نہ اُن لوگونکی تشفی کو کافی ہے (چیرز)

ایسی ہی اور بہت سی وجوہات ہیں جنکی وجہ سے اس زمانہ میں نئے طریقے بحث کے اختیار کرنیکی مسلمانوں کو ضرورت ہے کیونکہ جو شخص اسلام کو برحق سمجھتا ہے اور اُسپر پورا یقین رکھتا ہے اُس کا دل گواہی دیگا کہ گو منطق و فلسفہ اور علم طبعی میں کتنی کچھ تبدیل ہو جاوے اور مسائل حقہ

مسائل میں جو اسلام سے متعلق تھے لوگوں کو شبہ پیدا ہوا کیونکہ جو لوگ اُن مسائل فلسفہ اور علم طبعی کو صحیح جانتے تھے اور اُنہیں اور اسلام کے اُسوقت کے موجودہ یا مجتہدہ مسائل میں اختلاف پاتے تھے تو اُنکو اسلام کی نسبت شبہ پیدا ہوتا تھا۔ اگر تاریخ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ زمانہ اسلام پر ایسے سخت حملہ کا تھا کہ اسلام کے سخت سے سخت دشمن کے سخت سے سخت حملہ کرنے سے بھی اُس سے زیادہ اسلام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تمام علماء کو اُسوقت اسلام کی حمایت کی ضرورت پڑی اور اُنہوں نے اُسکی حمایت اور اُسکی نصرت میں کوشش کی خدا اُنکی کوششوں کو قبول کرے۔ اُنہوں نے اسلام کی حمایت کے تین طریقے قرار دیئے۔ اول یہ کہ جو مسائل یونانی حکمت و فلسفہ کے اسلام کے مسائل کے برخلاف تھے اُنکی غلطی ثابت کر دیں۔ دوسرے یہ کہ اُن حکمی اور فلسفی مسائل پر اس قسم کے اعتراض وارد کر دیں کہ جن سے وہ مسئلے خود مشتبہ ہو جاویں۔ تیسرے یہ کہ اسلام کے مسائل اور اُن حکمی و فلسفی مسائل میں تطبیق کر دیں۔

اسی مباحثہ کی غرض سے مسلمانوں میں ایک نیا علم پیدا ہوا جسکو علم کلام کہتے ہیں اور جسکی کتابیں آجتک ہمارے مذہب کے علماء کی درس و تدریس میں داخل ہیں اور جنپر وہ بہت کچھ افتخار رکھتے ہیں۔ یہی باعث ہوا کہ بہت سے مسائل یونانی فلسفہ اور علم طبعی کے جو تیسری قسم کے تھے مسلمانوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کر لئے اور رفتہ رفتہ مثل مذہبی مسائل کے تسلیم ہونے لگے حالانکہ اُنکو مذہب اسلام سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اس زمانہ میں اُنکا جدا کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ پس میرا یہ خیال ہے کہ جس زمانہ میں اسلام کی ایسی حالت ہو اور اُسپر ایسا ہی حملہ ہو جیسا کہ اُس زمانہ میں ہوا تھا تو ہمکو بقدر اپنی لیاقت کے ویسی ہی کوشش کرنی چاہئے جیسی کہ ہمارے بزرگوں نے اگلے زمانہ میں کی تھی۔

اے دوستو! تم خوب جانتے ہو کہ اس زمانہ میں جدید فلسفہ و حکمت نے شیوع پایا ہے جسکے مسائل اُن اگلے مسائل سے بالکل مختلف ہیں اور جو ایسے ہی برخلاف مسائل اسلام کے جو اُسوقت مروج ہیں پائے جاتے ہیں جیسے کہ اُس زمانہ میں تھے۔ بلکہ سخت مشکل یہ آپڑی ہے کہ یونانی مسائل علم طبعی کے جن کی غلطی اب ثابت ہوئی ہے اور جنکو اُس زمانہ کے علماء نے مثل مذہبی مسائل کے مان لیا تھا جیسا کہ میں نے ابھی کہا اُس سے اور زیادہ مشکل ہو گئی ہے۔

اے دوستو! ایک اور بڑی مشکل یہ ہے کہ اس زمانہ کی تحقیقات اور یونانی حکمت کے زمانہ کے مسائل میں ایک بڑا فرق یہ ہے کہ اُس زمانہ میں جو حکمت کے مسائل تھے وہ زیادہ تر عقلی اور قیاسی دلیلوں پر مبنی تھے۔ تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر قائم نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے بزرگونکو نہایت آسانی تھی کہ مسجد و دل

کو دکھلاؤں میرا کانشنس (ایمان) مجھسے کہتا ہے کہ اگر میں ایسا نہ کرونگا تو خدا کے سامنے گنہگار رہونگا (جیمز)۔

اے میرے دوستو! میں یہ نہیں کہتا کہ جو کچھ میری تحقیقات ہی وہی صحیح ہے مگر جب مجھکو یہ ثابت ہوچکا کہ جو کچھ مجھسے ہوسکے وہ کردں اور کچھ چارہ نہ تہا تو مجھکو ضرور وہی کرنا تہا جو میں نے کیا یا کرتا ہوں - میری نیت خالص خدا کے ساتھ ہے اگر میں نے برا کیا ہے وہ چاہیگا معاف کریگا چاہیگا نہ کریگا۔ اگر میں نے اچھا کیا ہے تو میں اسکا صلہ کسی بندہ سے نہیں چاہتا- اور یہی وجہ ہے کہ نہ میں لوگوں کی کافر کہنے سے ڈرتا ہوں نہ برا مانتا ہوں- جو لوگ مجھکو میری اُن کوششوں کے سبب برا کہتے ہیں کافر بتلاتے ہیں میں اُنسے اپنی شفاعت کا خواستگار نہیں ہوں اور نہونگا جو بہلا یا برا میرا معاملہ ہے وہ خدا کے ساتھ ہے- اگر مجھسے کچھ غلطی ہوئی ہے یا ہندہ ہوگی خدا سے مجھے امید ہے کہ وہ مجھپر رحم کریگا (جیمز)

اے دوستو! اس لمبی تمہید کے بیان کرنے کے بعد اب میرا منشا کچھ خیالات جو اسلام کے متعلق ہیں بیان کرونگا- اسوقت جو کچھ میں بیان کرونگا ضرور ہے کہ محض آزادانہ طریقہ سے بیان کرونگا انکو اس خیال پر نہیں بیان کرنیکا کہ میں مسلمان ہوں کیونکہ مسلمان ہونیکی حیثیت سے جو مسئلہ بیان کیا جاتا ہے اُسمیں ازادانہ دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی- اسوقت میں اپنی گفتگو کا طرز ایسا اختیار کرونگا جیسے کہ ایک غیر شخص اسلام کے اصول و مسائل کو ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے جن کو اسلام یا اصول اسلام پر شبہہ ہے یا انگریزی خواں نوجوان طلبہ مخاطب ہیں جن کو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعی نے اسلام کے اصول کے صحیح ہونے پر شبہہ ڈالدیا ہے یا اُسکے غلط ہونیکا اُنہوں نے یقین کر لیا ہے-

جو شخص یہ بیان کرتا ہے کہ اسلام سچا ہے تو اُسکو یہ بھی کہنا چاہئے کہ وہ اسلام کی سچائی کیونکر ثابت کرسکتا ہے- کوئی مذہب ہو اسلام یا عیسائی یا ہندو جسوقت کہ کوئی اپنے مذہب کی تائید یا تصدیق کرنی چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اول وہ اُسکی صداقت ثابت کرے- یہ کہنا کہ فلاں شخص کے مقدس ہونے میں کچھ شبہ نہیں ہے اور ہم اُس مقدس کے قول پر ایمان رکھتے ہیں اس مذہب کی صداقت ثابت کرنیکو کافی نہیں- یہ تو صرف ایک اعتقادی بات ہے- جو لوگ جسکی پیروی کرتے ہیں خواہ وہ اوتار ہو یا پیغمبر یا عیسائیوں کا خدا ہو ہر ایک کا پیرو اُسکو جسکی وہ پیروی کرتا ہے ایسا ہی مقدس اعتقاد کرتا ہے- ہر ایک مذہب والے کو اپنے مذہب پر ایسا ہی یقین ہے جیسے دوسرے مذہب والے کو اپنے مذہب پر- پہر کیونکر ہم ایک کو سچا اور دوسرے کو غلط کہہ سکتے ہیں-

اسلام کے وہ کیسے ہی مخالف معلوم ہوتے ہوں مگر اسلام ہی سچا ہے - یہ بات سچے اور سادہ دل
اسلام پر یقین رکھنے والوں کے لئے تو کافی ہے مگر منکرین یا مشککین کیلئے کافی نہیں علاوہ اسکے یہ
کچھ حمیت کا کام نہیں ہے کہ منہ سے تو یہ کہیں کہ اسلام سچا ہے مگر اُن جدید مسائل حکمت، فلسفہ کے مقابلہ
میں اُنکی تائید نہ کریں - اسلئے اس زمانہ میں مثل زمانہ گذشتہ کے ایک جدید علم کلام کی حاجت ہے جس سے
یا تو ہم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کر دیں یا اُنکو مشتبہ کر دیں یا اسلامی مسائل کو اُنکے مطابق کر
دکھلائیں - اسوقت جو بزرگ اس جلسہ میں موجود ہیں میں اُن سب سے بخوبی واقف نہیں ہوں مگر میں
یقین کرتا ہوں کہ اس جلسہ میں بہت سے ذی علم لوگ بھی موجود ہیں میں نہایت صدق دل سے اُنکو
مخاطب کرکے کہتا ہوں کہ جو لوگ ایسا کرنیکے لائق ہیں اور وہ پوری کوشش حال کے علم طبعی و
فلسفہ کے مسائل کی اسلامی مسائل سے تطبیق دینے یا اُنکا بطلان ثابت کرنیمیں نہ کرینگے وہ سب
گنہگار ہیں اور یقیناً گنہگار ہیں اگر اُنمیں سے ایک نے بھی اس کام کو انجام دیگے تو بیشک فرض کفایہ ادا
ہو جاویگا (چیرز) -

میں ایک شخص ہوں جسکا یہ یقین ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعی
سے جو انگریزی زبان میں ہیں بخوبی واقف ہو اور اُن تمام اسلامی مسائل پر جو اس زمانہ میں اسلامی
مسائل کہلاتے ہیں یقین رکھتا ہو - انگریزی خواں نوجوان اور بچے مجھے معاف کرینگے - میں نے کوئی
انگریزی خواں جسکو انگریزی علوم کا مذاق بھی حاصل ہوگیا ہو ایسا نہیں دیکھا جسکو پورا پورا یقین ہمارے
زمانہ کے مروجہ مسائل اسلام پر ہو - میں یقین کرتا ہوں کہ جسقدر وہ علوم پھیلتے جاوینگے اور جن کا
پھیلنا ضروری ہے اور میں خود بھی اُنکے پھیلانے میں معین و مددگار ہوں اُسیقدر لوگوں کے دلوں
میں اسلام کی جانب سے جیسا کہ اُسکو اس زمانہ میں بنا دیا ہے بدظنی اور بے پروائی بلکہ روگردانی ہوتی
جاویگی - میرا یہ بھی یقین ہے کہ اصلی مذہب کا یہ نقصان نہیں ہے بلکہ یہ اُن غلطیوں کا سبب ہے جو اسلام کے
نورانی چہرہ پر لگ گئی ہیں یا نادانستہ لگا دی ہیں -

میں ہرگز اس لائق نہیں ہوں کہ اسلام کے نورانی چہرہ پر سے اُن غلطیوں کے سیاہ دھبوں کے چھوڑانیکا
دعوی کروں یا حمایت اسلام کا کام اپنے ذمہ لوں یہ فرض اور یہ منصب اور یہ منصب دوسرے مقدس
لوگوں کا ہے - مگر جبکہ میں مسلمان ہوں میں اُن علوم کے پھیلانیکا ساعی ہوں جنکی نسبت میں نے ابھی
بیان کیا کہ وہ موجودہ اسلام کے کسقدر مخالف ہیں تو میرا فرض تھا کہ جہانتک مجھسے ہوسکے صحیح یا غلط
جو امکان میں ہو اُس طرح اسلام کی حمایت کروں اور اسلام کے اصلی نورانی چہرہ کو لوگوں

بالذر رکھتا ہے تو اس بات کے شبہ میں ہوتا ہے کہ وہ مذہب اُس شخص کا بھیجا ہوا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے کیونکہ ہر شخص اس بات کو غالباً قبول کریگا کہ مذہب انسان کے لئے بنایا گیا ہے اور اگر اسکو الٹ دو اور یوں کہو کہ انسان مذہب کے لئے بنایا گیا تو بھی متحد نتیجہ پیدا ہوتا ہے -

پس میں نے مذاہب کی صداقت دریافت کرنے کے لئے اور مذہب اسلام کی صداقت کی جانچ کیلئے بھی یہ اصول قرار دیا ہے کہ وہ فطرت انسانی کے مطابق ہے یا نہیں جو انسان میں بنائی گئی ہے یا انسان میں موجود ہے - اور مجھکو یقین ہوا ہے کہ اسلام اُس فطرت کے مطابق ہے (چیئرز)

بیشک یہ کام بہت بڑے عقلا و علماء کا تھا مجھکو اس کام کے انجام دینے کی لیاقت نہیں ہے مگر جیسا کہ میں نے چند لمحہ پہلے اُسکے اختیار کرنیکی وجہ کو بیان کیا تھا اُس سبب سے میں نے بقدر اپنی طاقت کے اُسکو کرنا شروع کیا ہے - میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے جو ہم کو پیدا کیا ہے اور ہمارے واسطے جو ہدایت بھیجی ہے وہ ہدایت بالکل ہماری خلقت - ہماری فطرت - ہمارے نیچر کے مطابق ہے اور یہی اُسکی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ یہ کہنا بڑی بے عقلی کی بات ہوگی کہ خدا کا فعل اور ہو اور اُسکا قول اور - تمام کائنات معہ انسان کے خدا کا فعل ہے اور مذہب اُسکا قول - وہ دونوں مختلف نہیں ہو سکتے (واضح ہو کہ سید صاحب کا یہ قول ہے کہ ورک آف گاڈ اور ورڈ آف گاڈ مختلف نہیں ہو سکتے - ورک سے وہ نیچر مراد لیتے ہیں اور ورڈ سے مذہب) یہ معیار میں نے اُن لوگوں کیلئے مقرر کی ہے کہ جو خود اپنے دل میں کسی مذہب کی صداقت کا تصفیہ کرنا اور اپنے دل کو تشفی دینا چاہتے ہیں - اور نیز اُن لوگوں کے لئے جو شکک فی الاسلام ہیں یا اسلام کے مخالف ہیں - اور میری سمجھ میں اُس سے زیادہ اور کچھ معیار نہیں ہو سکتی -

اس معیار کے قائم کرنیکے بعد میں نے یہ تصفیہ کیا ہے کہ اسلام بالکل فطرت کے مطابق ہے اور اسلئے میں نے کہا ہے کہ "الاسلام هو الفطرة والفطرة هو الاسلام" بہت ٹھیک مسئلہ ہے مگر افسوس ہے اُن لوگوں پر جنہوں نے دانستہ فطرتی یا نیچری ہونیکا دوسرے معنوں میں مجھپر الزام لگایا ہے اُنکو خدا کے سامنے اسکا جواب دینا ہوگا - خدا سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے جسطرح اُسنے آسمان زمین و مافیہا اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا اُسیطرح اُسنے نیچر کو بھی پیدا کیا وہ جسطرح ہمارا اور تمہارا اور سب کا خالق ہے اُسیطرح نیچر کا بھی خالق ہے - پس مخالفین کا یہ کہنا کہ میں نیچر کو خالق یا نعوذ باللہ نیچر کو خدا کہتا ہوں کسقدر بہتان عظیم ہے جسکو میں مخلوق کہتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ وہ اُسکو خالق بتاتا ہے خدا کے سامنے اُس دن جبکہ اعمالوں کی پرسش ہوگی - بڑی بڑی داڑھی والوں اور پیشانی پر گٹا

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس خدا کی بھیجی ہوئی کتاب ہے جس میں غلطی کا احتمال بھی نہیں ہے
تو دوسرا شخص بھی کہتا ہے کہ اسکے پاس بھی خدا کی کتاب ہے جسکی صحت میں اُسکو ذرا بھی شبہ نہیں ہے
پس اس صورت میں ایک کے یقین کی دوسرے کے یقین پر ترجیح کی وجہ بتانی چاہیئے اور قابل تسکین دلیل
پیش کرنی چاہیئے جسکی بنا کسی اعتقاد پر نہو کہ کیوں ہمارے پاس کی کتاب تو خدا کی بھیجی ہوئی ہے اور
دوسرے کے پاس کی خدا کی بھیجی ہوئی نہیں ہے۔

اگر ہم اپنے پیغمبروں کے معجزات کو اپنے مذہب کی صداقت کے لئے پیش کرتے ہیں تو قطع نظر ان مشکلات
کے جو اُنکے امکان وقوع میں اور پھر اُنکے ثبوت وقوع میں پیش آتی ہیں دوسرے مذہب والا بھی اسی قسم کے
معجزات اپنے پیشواؤں کے بیان کرتا ہے تو اب کیا وجہ ہے کہ جو معجزات ہم بیان کرتے ہیں اُنکو صحیح مانیں
اور دوسرا جو بیان کرتا ہے اُنکو غلط قرار دیں۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جو اعتقادات پر مبنی ہیں کوئی
شخص اُنکو مٹا نہیں سکتا اور کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ فلاں اعتقاد صحیح ہے اور فلاں اعتقاد غلط۔
اگر کسی ایک شخص کا ایسا عقیدہ ہو بھی جاوے تو کیا امید ہے کہ اَور بھی ایسا ہی اعتقاد کرینگے اسلئے
ضرور ہے کہ ہم صداقت کے پہچاننے کے لئے ایک ایسی معیار پیدا کریں اور ایسی کسوٹی قایم کریں جو سب
مذہبوں سے یکساں نسبت رکھتی ہو اور جس سے ہم اپنے مذہب یا اعتقاد کو سچا ثابت کرسکیں (جرنل)

اب میں اُس معیار کو بیان کرونگا جو تمام دُنیا کے مذہبوں سے یکساں نسبت رکھتی ہے اور جو کہ
میں اصلی مذہب اسلام کو جسے خدا و رسول نے بتایا ہے سچ جانتا ہوں نہ کہ اُسکو جسے علما نے اور
مقدس مولویوں اور واعظوں نے گھڑا ہے بغیر کسی ہچر مچر کے اُس معیار سے جانچونگا اور اُسکا سچ
ہونا ثابت کرونگا اور یہی فیصلہ ہمارے اور دوسرے مذہب والوں کے درمیان ہوگا۔

کوئی شخص لامذہب یا کسی مذہب کا معتقد اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ انسان کی بناوٹ اس
قسم کی ہے یا خدا نے اُسکو ایسے قوائے مرکب سے پیدا کیا ہے جن سے وہ کسی کام کے کرنیکے لائق ہے اور
اسلئے حالت زندگی میں اُسکو ایک ایسی روش اختیار کرنی چاہیئے جس سے اُسکے قوائے بیرونی واندرونی
وہ کام دیں جسکے لئے اُنکا ہونا یا پیدا کرنا پایا جاتا ہو۔ پس جو مذہب کہ ہمارے سامنے پیش کئے جاتے
ہیں اُنکی صداقت کی یہی معیار ہوسکتی ہے کہ اگر وہ مذہب فطرت انسانی یا نیچر کے مطابق ہے تو سچا ہے
اور اس بات کی صاف دلیل ہے کہ وہ مذہب اُس شخص کا بھیجا ہوا ہے جس نے انسان کو بنایا ہے اور اگر وہ
مذہب انسانی فطرت اور اُسکی خلقت اور اُن قوا کے جو انسان میں ہیں اور اُن حقوق کے جو اُن قوا
سے انسان کے لئے پائے جاتے ہیں اُسکے برخلاف ہے اور اُن کو فائدہ مندی سے کام میں لانے سے

خدا کے سامنے کیا اور نیک کام کرتا ہے تو اُسکا اجر اُسکے خدا کے پاس ہے۔ خدا نے اہل کتاب سے کہا
کچھ نہیں چاہا بجز اسکے کہ خدا کی توحید مانیں اور اُسی کی عبادت کریں جہاں فرمایا ہے " یا
اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ" اور
ایک جگہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت خدا
کے لئے ہے اور اسکے بعد فرمایا کہ "انا اول المسلمین" اسمعیل و ابراہیم نے یہ دعا مانگی "ربنا
واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک" حضرت عیسیٰ کے حواریوں
نے بھی خدا پر ایمان لانیکے بعد کہا کہ "واشہد بانا مسلمون" حضرت ابراہیم کو خدا
نے کہا "اسلم" حضرت ابراہیم نے کہا "اسلمت لرب العالمین" حضرت ابراہیم نے اپنی
اولاد کو نصیحت کی "یا بنی ان اللّٰہ اصطفے لکم الدین فلا تموتن الا وانتم
مسلمون" اور ایک جگہ خدا نے فرمایا کہ "ان الدین عند اللّٰہ الاسلام" پھر خدا
نے فرمایا کہ "ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما"
یعنی ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی بلکہ ٹھیٹ مسلمان تھا۔ پس جو حقیقت اسلام کی خدا
نے بتلائی وہ خدا کو ماننا اور اُسپر یقین ہونا ہے۔

خدا پر اور خدا کی وحدانیت پر اُسوقت یقین ہو سکتا ہے جب اُسکی ذات و صفات پر جو حقیقت
میں متحد ہیں اور اُسکے استحقاق عبادت پر جو اُسکو لازم ہے پورا پورا یقین ہو۔ اُسکی ذات پر یقین
اُسکے موجود بالذات ازلی و ابدی وحدہ لا شریک لہ ہونے پر یقین ہوتا ہے۔ اُسکی صفات
پر یقین۔ اُسکی مانند صفات کا کسی دوسرے میں نہونے پر یقین کرنا ہے۔ تمام صفتیں جو خدا سے
منسوب کیجاتی ہیں عالم۔ رحیم۔ حی اور مثل انکے اور جو انکا مفہوم ہمارے ذہن میں آتا ہے اور جن میں
اوروں کا اشتراک بھی بوجہ ما متصور ہوتا ہے اُس مفہوم سے اور اُس اشتراک سے بھی خدا کی صفات
کو مبرا و منزہ ماننا اُسکی صفات پر یقین ہونا ہے۔ اُسکے استحقاق عبادت پر یقین یہ ہے کہ کوئی
شئے سوا خدا کے مستحق عبادت نہیں یعنی عبادت کے لائق نہیں۔ جو شخص کہ اسطرح سے خدا پر یقین
رکھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ میں نہیں کہتا بلکہ خدا نے یوں ہی کہا ہے۔ ہاں کسی شخص کی نسبت
جو صرف خدائے واحد کو مانتا ہے میں یہ ضرور کہونگا کہ وہ محمدی نہیں۔ قرآن کی اصطلاح تو
یہی ہے جو میں نے بیان کی مگر ہمارے زمانہ میں محمدی اور مسلمان کے الفاظ ایک ہی معنی میں
لئے جاتے ہیں اور مترادف سمجھے جاتے ہیں اسلئے مجھکو کسیقدر تفصیل کے بیان کرنیکی ضرورت

ڈالنے والوں - ٹخنے سے اونچا پاجامہ پہننے والوں - جو سچ کے بدلے جھوٹ کو خریدتے ہیں اسکا سوال ہوگا جنہوں نے یہ جھوٹے الزام مجھپر لگائے ہیں اُسکو میں خدا پر چھوڑتا ہوں - نہیں نہیں خدا پر نہیں چھوڑتا بلکہ میں اپنی طرف سے اُنکو معاف کرتا ہوں (چیز نہایت زور سے) میں اپنے کسی بھائی سے کسی نجس سے نہ دنیا میں بدلا لینا چاہتا ہوں نہ قیامت میں (چیز) میں نہایت ناچیز ہوں مگر اُس رسول کی ذریت میں ہوں جو رحمتہ للعلمین ہے - میں اپنے دادا کی راہ پہ چلونگا اور تمام لوگوں کو جنہوں نے مجھکو برا کہا جنہوں نے مجھپر اتہام کہا یا آئندہ کہیں اور کریں سب کو میں معاف کرونگا - (چیرز)

جو طریقہ میں نے اوپر بیان کیا - کیا کوئی کہیگا کہ وہ طریقہ اسلام کی تائید کا نہیں اور کیا اُسکے ذریعہ سے بڑے بڑے فلسفی حکیموں اور نیچر کے جاننے والوں اور ملحدوں کا مقابلہ نہیں ہو سکتا اور کیا وہ طریقہ کسیطرح اسلام کے مخالف ہے ؟ اسپر بھی مجھ یہ دعوی نہیں کہ جو طریقہ میں نے اختیار کیا ہے اُسمیں غلطی نہیں - میں معصوم نہیں ہوں اور نہ معصوم ہونیکا دعوی کرتا ہوں - میں ایک جاہل آدمی ہوں اسلام کی محبت سے میں نے یہہ کام کیا ہے جسکے لائق میں نہیں ہوں - بلاشبہ وہ ایک نیا طریقہ ہے اُسمیں بھی درحقیقت میں نے قدیم علما کی پیروی کی ہے جسطرح اُنہوں نے ایک نئے ڈھنگ پر علم کلام ایجاد کیا تھا اُسی کی تقلید پر میں نے یہ نیا طریقہ صداقت کے ثابت کرنے کا ایجاد کیا - ہے ممکن ہے کہ اُسمیں غلطی ہو مگر آئندہ علما اُسکی صحت کرینگے اور اسلام کو مدد دینگے میرے خیال میں مخالفین اور متشککین فی الاسلام کے مقابلہ میں اسلام کی تائید اُسی طریقہ پر ہو سکتی ہے اور کسی طریقہ پر نہیں ہو سکتی (چیرز)

آپ صاحبوں نے مجھسے چاہا ہے کہ میں بیان کروں کہ اسلام کیا چیز ہے ؟ - اسکے جواب میں میں کہتا ہوں کہ وہ چیز جسپر یقین کرنے سے کوئی شخص مسلم یا مسلمان کہا جا سکتا ہے وہ خدا کی توحید ہے جو شخص خدا کو برحق جانتا ہے اور اُسکی توحید پر یقین رکھتا ہے وہ مسلم یا مسلمان ہے یہی رکن اول اور رکن اعظم اسلام کا ہے اور باقی ارکان اُسکے تحت میں اور اُسکے ساتھہ اسطرح ملے ہوئے ہیں جیسے کسی خاص دوا کی معجون ہو اور اُسکے ساتھہ اور اجزا بھی ملے ہوئے ہوں - خدا کو واحد مطلق اور خالق تمام چیزوں کا جاننا اور سمجھنا بلکہ اُسپر یقین ہونا اسلام ہے اور جو اُسپر یقین رکھے وہ مسلم ہے - خدا تعالی نے قرآن مجید میں یہود و نصاری کی تکرار کا ذکر فرماکر فرمایا "بلی من اسلم وجہہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ" یعنے جس نے خدا پر یقین کیا اپنا منہ

کہ اُسکے برخلاف کرنا گناہ ہے اور اُسی کی تابعداری کو باعث نجات یا ثواب سمجھتا ہے وہ بھی ایک قسم کا شرک کرتا ہے جسکو میں شرک فی النبوۃ سے تعبیر کرتا ہوں۔ خدا نے یہود و نصارا دونوں کو اسی بات پر ملزم ٹھہرا کر فرمایا "اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله" پس اسطرح کی پیروی اربابا من دون اللہ تک پہنچا دیتی ہے۔

میری اس تقریر سے آپ یہ تصور نکریں کہ میں آئمہ مجتہدین کے برخلاف رائے رکھتا ہوں نہیں میں انکو اُمت کا سرتاج اور اُنکے اجتہادوں اور اختلافوں کو باعث رحمت سمجھتا ہوں۔ یہ بھی آپ خیال نہ کریں کہ میں اُنکے پیرو مقلدین کو بُرا کہتا ہوں یا تقلید کو بُرا جانتا ہوں مگر اسقدر میں ضرور سمجھتا ہوں کہ مقلدین کے بعض اعمال اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ انہوں نے اپنی غلطی سے نہ اُنکی تقلید سے انکو اربابا من دون اللہ تک پہنچا دیا ہے۔ جو لوگ کہ اس مسئلہ کی تقلید کر برخلاف ہیں اور عدم تقلید کے مسئلہ کی پیروی کرتے ہیں اور اُسکے اجرا میں کوشش کرنی چاہتے ہیں اُنکی بھی میں عزت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا مقصود ایک ہے اور دونوں خدا ورسول کی خوشنودی چاہتے ہیں (چیرز) مگر افسوس ہے کہ ان دونوں فرقوں کے سبب باہم رنج و عداوت پیدا ہوتی ہے۔ یہ شیطان کے وسوسے ہیں جو گروہ اسلام کو متفرق کرنے اور قوت کو ضعیف کرنیکی فکر میں ہے حقیقت میں اسلام لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کہنا اور اسپر دل سے یقین رکھنا اور سب کلمہ گوؤں کو بھائی سمجھنا ہے باہمی اختلاف سے اسلام کے مجمع کو متفرق کرنا اصول اسلام کے برخلاف ہے اور اُس برکت کی ناشکری ہے جو خدا نے دی ہے اور جسکو "فالف بین قلوبهم" کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے (چیرز)۔

اب میں اُن امور کی نسبت کچھہ تھوڑا سا بیان کرنا چاہتا ہوں جو تصدیق نبوت اور اُن مسائل اسلام سے متعلق ہیں جو ظاہر میں عقل وعلم کے برخلاف پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اُنکی تفصیل بیان کرنے کو بہت بڑا وقت چاہئے اور شاید برسوں گذر جاویں اور یہ بیان ختم نہو تو بھی کچھہ عجب نہیں مگر بعض نوجوان انگریزی خوانوں یا اور لوگوں کے لئے جو اپنے خیال دوسری طرح پر کرنے چاہتے ہیں اسکا بیان کرنا گو مختصر ہی ہو بے موقع نہو گا۔

محمدی ہونیکے لئے یا مرادف معنی کے لحاظ سے اسلام کے دایرہ میں داخل ہونیکے واسطے توحید کے ساتھہ رسالت یعنی نبوت کی تصدیق بھی واجب ہے اسلام کی نسبت نوجوان انگریزی خوانوں کو یا آزاد خیال والوں کو دو چیزیں ہیں جو شک میں ڈالتی ہیں ایک تصدیق

معلوم ہوتی ہے۔ محمدی ہونے کے لئے ضرور ہے کہ ہم اُس شخص پر بھی جس نے ہمکو توحید کی نعمت دی
اور جس نے ہمکو توحید کی تعلیم کی جسکی وجہ سے ہم نے خدا کو جانا اور اُسکی صفات کو پہچانا یقین کریں
خود عقل بھی ہمکو ہدایت کرتی ہے کہ جس نے ہمکو ہدایت دی کسطرح ہوسکتا ہے کہ ہم اُسکے ہادی ہونے پر
یقین نہ کریں۔ اسلام جسکو میں نے ایسے استحکام سے سچا بتایا اُسکی ہدایت محمد رسول اللہ صلعم نے کی
ہے پس آپکی تصدیق بالضرور دوسرا رکن اسلام کا ہے جو پہلے رکن سے منفک ہی نہیں ہو سکتا۔
اُس تمام تقریر کا نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص خدا کو مانتا ہے اور وحدہ لاشریک جانتا ہے اور اُسپر یقین
رکھتا ہے اور کسی نبی کی تصدیق نہیں کرتا اور آنحضرت صلعم کی بھی تصدیق نہیں کرتا اُسکی نسبت
یہ کہنا کہ محمدی نہیں یا مرادف معنی میں یہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں ہے بالکل صحیح ہے مگر اُسکو
کافر بمعنی مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کی رو سے درست نہیں۔

بلاشبہ تصدیق نبوت دوسرا رکن اسلام کا ہے۔ موحدین محض کے مخلد فی النار ہونے یا
نہونے پر قدیم سے علما میں بحث چلی آتی ہے کوئی کہتا ہے کہ مخلد فی النار ہونگے کوئی کہتا ہے کہ
بعد عذاب نجات پاوینگے۔ اس بحث کو انہیں عالموں کے لئے چھوڑ دو اور ہمکو اپنے شیخ کے
اِس قول پر رہنے دو کہ "علی رغم انف ابی ذر"۔

وحدانیت و رسالت کی تصدیق کے بعد اور چیزیں بھی اسلام کے ساتھ ہیں جنکو خدا تعالیٰ نے
فرض قرار دیا ہے مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ۔

اُن فرائض کے نہ ادا کرنے والے کو ہم گنہگار اور اُنکے منکر کی نسبت وہی کہینگے جو رسالت
کے منکر کی نسبت کہا ہے کہ وہ محمدی نہیں یا بمعنے مرادف
مسلمان نہیں۔ اُسکے مخلد فی النار ہونے یا نہونے کی نسبت وہی بحث پیش آجاتی ہے جو ابھی موحد
محض کی نسبت میں نے بیان کی۔

اے دوستو! یہ ایک بحث بہت بڑی اور نہایت نازک ہے جسکے بیان کے لئے ایک
بہت بڑا وقت درکار ہے اسکو مختصر کر دینا ہی وقت کے لحاظ سے بہتر ہے اسیطرح شرک کی بحث
بھی جو اسلام کا پورا دشمن ہے اور جسکے ساتھ اسلام جمع ہی نہیں ہو سکتا بہت بڑی ہے۔
میں اسوقت ایک شمہ اُسکا بیان کرونگا۔ جسطرح خدا کو اپنی ذات و صفات میں وحدت ہے اسیطرح
[illegible] کو تبلیغ احکام یا احکام شریعت کے قرار دینے میں وحدت ہے اور کسیکو اُسمیں شرکت نہیں
[illegible] شخص رسول کے سوا کسی اور شخص کے احکام کو دین کی باتوں میں اسطرح واجب العمل سمجھتا ہے

کسی فلاسفر سے ہو سکتا تھا نہ کسی سلطان مقتدر سے - پھر یا پیغمبر اُس یتیم بچے میں تھی جس نے نہ جزیرہ عرب کو بلکہ تمام دنیا کو خدائی کا کرشمہ دکھلا دیا (چیرز) -

اے میرے دوستو! کوئی سخت سے سخت دہریہ اور لامذہب بھی اگر ایسے شخص کو معاذ اللہ نبی نہ مانیگا تو اُسکو یہ ماننا تو ضرور پڑیگا کہ اگر خدا نہیں ہے تو کوئی دوسرا شخص بزرگ ہے تو یہی ہے (چیرز) روحی فداک یا رسول اللہ - پس جو کوئی شخص نبوت کی حقیقت کو سمجھ لیگا تو امکان سے خارج ہے کہ محمد رسول اللہ کی نبوت کی تصدیق نہ کرے (چیرز) یہ مختصر الفاظ تصدیق نبوت کے ایسے شخص کے دل کی تشفی کیلئے جو کچھ بھی سمجھ بوجھ رکھتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بالکل کافی ہیں -

اب مسائل اسلام کی نسبت مجھکو کچھ کہنا ہے آپ سب صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ اسلام کے مسائل دو قسم کے ہیں ایک منصوص دوسرے اجتہادی جو علما نے اپنی نیک دلی اور نیک نیتی سے قایم کئے ہیں دوسری قسم کے مسائل جو اجتہادیات کہلاتے ہیں اگر انکا کوئی مسئلہ نیچر یا فطرت انسانی کے برخلاف ہو تو اُس سے اسلام پر کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ فی الحقیقت وہ ایک ویسے انسان یا مجتہد کا اجتہاد ہے جو سہو و خطا سے معصوم نہیں ہے -

خود ائمہ مجتہدین نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ " المجتہد قد یخطی وقد یصیب " اس سبب سے ہمکو علماء کے اجتہادی اور قیاسی مسائل پر بحث کرنی فضول ہے ممکن ہے کہ وہ صحیح ہوں اور ممکن ہے کہ غلط ہوں - ہم اسلام کے طرفدار ہیں نہ فلاں وبہماں کی رائے اجتہاد کے اگر انمیں غلطی ہے تو اُس سے اسلام کو کچھ مضرت نہیں اگر وہ صحیح ہیں تو اسلام کو اُسپر فخر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں - منصوص مسائل کو نیچر انسانی فطرت کے مناسب ثابت کرنے کو ہم موجود ہیں نہ کسی نقلی دلیل سے نہ اپنے ہاں کے عالموں کے قول سے نہ مجتہدین کی رائے اجتہادیہ سے بلکہ نیچر سے - ہم اُن مسائل کو اُسی علم سے ثابت کرنیکو تیار ہیں جس علم کے پڑھنے سے اُن لوگوں کے دلوں میں شبہے پیدا ہوئے ہیں - یہ ہمارا دعوی لوگوں کے خیال میں کیسا ہی ہو اور گو بعض لوگ اُسکو ناممکن سمجھتے ہوں مگر جو کچھ ہمارے دل میں ہے اور جسپر ہمکو یقین ہے اُسکو باواز بلند ہم کہہ رہے ہیں - ہماری سمجھ میں کوئی مسئلہ بحیثیت اسلام کا یا جو کچھ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کسی قدیم یا جدید علم کے برخلاف نہیں ہے نہ کوئی حکمت اُسکو توڑ سکتی ہے نہ کوئی فلسفہ (چیرز) میں یقین کرتا ہوں کہ دنیا میں سوائے اسلام کے اور کوئی ایسا

نبوت و دیگر وہ مسائل جو اس زمانہ کی حکمت و فلسفہ یا عقل کے برخلاف یا بعید از عقل معلوم ہوتے ہیں
نبوت کی بحث فطرت کے اصول پر ایک طولانی بحث ہے اسوقت میں اُسکو نہ چھیڑونگا۔ محمد رسول اللہ
صلعم کی نبوت کی صداقت پر چند باتیں بطور خطابیات کے جنکو دل قبول کرسکتا ہے بیان کرونگا
بڑے بڑے فلاسفر جو گذر گئے ہیں اور جو اب بھی موجود ہیں جنہوں نے علوم میں بہت بڑا درجہ حاصل
کیا ہے اور عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کی ہیں وہ بھی اصل اسلام کی ہدایتوں کو اور اُن اصولوں کو جن پر
اصل اسلام مبنی ہے لاثانی تسلیم کرتے ہیں تم انکو جانے دو اور خود جانچ لو کہ اصل اسلام کے اصول
فقہا کے اجتہادات اور پیچیدہ مسائل کو چھوڑ کر جو سیدھے سادے اصول اسلام سے مناسبت
نہیں رکھتے کیسے عمدہ و پختہ لاثانی ہیں جس نے تمام عمر فلسفہ و حکمت و علوم طبعی اور انسان کی
نیچر کی حقیقت کی تحقیق میں بسر کی ہو وہ بھی ایسے اصول قایم نہیں کرسکتا۔ پس اب کیا میرا یہ کہنا
بیجا ہوگا کہ ایک ایسے شخص نے جو ریتیلے کنکریلے ملک میں پیدا ہوا اور جو چھوٹی عمر میں یتیم ہوگیا
اور جس نے نہ کسی دار العلوم میں تعلیم پائی نہ سقراط و بقراط اور افلاطون کے مسائل کو سنا نہ کسی
اُستاد کے سامنے تعلیم کو بیٹھا نہ حکما اور فلاسفروں اور پولیٹیکل و مارل سینیر کے عالموں کی
صحبت اُٹھائی بلکہ چالیس برس اپنی زندگی کے نا تربیت یافتہ اور بد اخلاق اونٹ چرانے
والوں میں بسر کئے۔ چالیس برس تک بجز ایسی قوم کے جو بت پرستی اور باہمی جنگ جدال میں
مبتلا تھے جو۔ مے و زناکاری پر عورت و مرد کو فخر تھا اور کسیکو نہیں دیکھا تھا۔ وہ دفعتاً اپنی
تمام قوم کے برخلاف اُٹھا۔ چاروں طرف سے وہ بت پرستی میں گھرا ہوا تھا مگر اُسنے کہا تو یہ
کہا کہ "لا الہ الا اللہ" اُس نے صرف یہ کہا ہی نہیں بلکہ تمام قوم سے بھی جو سیکڑوں برس سے
لات و منات و عزیٰ کو پوجتی آتی تھی یہی کہوا دیا۔ اُن تمام بداخلاقیوں و ناپاک عادتوں کو
تمام قوم سے مٹوا دیا۔ بتوں کو زمین پر گروایا اُن کو تڑوایا اور خدا کے نام اور خدا کی پرستش کو
تمام عرب کی جزیرہ نما میں بلند کیا۔ وہ جزیرہ جو ابراہیم و اسمٰعیل کے بعد سے ہزاروں ناپاکیوں سے
ناپاک ہوگیا تھا پھر اُسکو اُسکی اصلی پاکی اور دین ابراہیم کی پاکیزگی تک پہنچایا۔ چالیس برس کے
بعد کس نے یہ نور اُسکے دل میں ڈالا جس نے نہ صرف جزیرہ عرب کو بلکہ تمام دُنیا کو روشن کردیا (چیرز)
اُسنے لا الہ الا اللہ کی تعلیم کے بعد جو احکام دین کے اخلاق کے لوگوں کو بتائے کیا کوئی فلاسفر اس
سے زیادہ کچھ بتا سکتا تھا جو اُس اُمی نے بتلائے (چیرز) صرف بتائے ہی نہیں بلکہ اپنے پاک
دل اپنی پاک زبان کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں بٹھلا دیئے (چیرز)۔ یہ کام وہ تھا جو نہ

ویسی ہی ہدایت پاتا ہے اور کسی لفظ کو نیچر یا فلسفہ سے برخلاف نہیں پاتا۔ کسی زبان میں فرنچ لیٹن۔ عربی۔ فارسی سنسکرت وغیرہ میں کوئی ایسی کتاب لکھدو یا اگلے زمانہ کی لکھی ہوئی بتاؤ جس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین فلسفہ اور حکمت بھرے ہوئے ہوں اور پھر نہایت دلکش اور سہل الفاظ میں ہوں اور پھر اس سے جاہل اور عالم عامی اور فلسفی سب کو یکساں فائدہ حاصل ہو اور سب کے دلوں پر یکساں اثر ڈالے نہایت ناممکن ہے۔ مگر صرف قرآن مجید ہی ایسا ہے جسمیں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں اور یہی اسکا اصلی اور سچا واقعی معجزہ ہے (جیزز) اسکے مسائل جیسے اس زمانہ میں سچ تھے جبکہ زمین ساکن سمجھی جاتی تھی ویسے ہی اب بھی سچ اور قابل تسکین ہیں جبکہ سورج ساکن اور زمین گھومتی مانی جاتی ہے۔ یہودیوں کے یا عیسائیوں کے پاس جینیوں کے پاس ہندوؤں کے پاس بھی کتابیں ہیں جنکو وہ مقدس سمجھتے ہیں مگر بتاؤ کس میں یہ صفت موجود ہے جو میں نے بیان کی۔ توریت میں ہے کہ یوشع کیلئے سورج ٹھہر گیا۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو تمام عالم کب کا برباد ہو چکا ہوتا مگر قرآن مجید ایسی باتوں کو غلط کرنیسے پرہیز کرتا ہے اور اگر وہ کچھ نصیحت کرتا ہے کہ لا تبدیل لخلق اللہ میرا یقین ہے اور گو کہ وہ ایک پیشینگوئی ہونیکے لحاظ سے قابل اعتراض ہو کہ اگر یہ حکمت و فلسفہ جو اس زمانہ میں سچی مانی جاتی ہے اگر آئندہ غلط ثابت ہو جیسے یونانی حکمت اب ثابت ہوئی ہے تو بھی میں دعوی کرتا ہوں کہ قرآن مجید ویسا ہی سچا ثابت ہوگا جیسا کہ اب سچا ہے اور غور کرنیکے بعد ثابت ہوگا کہ جو کچھ غلطی تھی وہ ہمارے علم کا نقصان تھا مگر قرآن ویسا ہی سچا تھا (جیزز)۔ ہمارے قدیم مفسروں نے قرآن مجید پر اسکو یونانی حکمت اور علم ہیئت کے مطابق کرنے پر بہت زور ڈالا ہے مگر جو لوگ خدا کی ہدایت کی روشنی سے قرآن پر غور کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اسمیں غلطی ہو وہ انکی غلطی تھی نہ قرآن مجید کی۔

اے بھائیو اور میرے دوستو! یہ ایک ایسا مشکل رستہ ہے جسپر چلنا دشواری سے خالی نہیں مگر ضرور ہے کہ جو لوگ دین اسلام پر ہونے کا دعوی کرتے ہیں اسپر غور کریں۔ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ واقع میں اور لوگوں کا کام تھا نہ کہ ایک جاہل آدمی کا جیسا کہ میں ہوں مگر جب کسی نے نہ کیا تو میرے دل میں ایک تحریک پیدا ہوئی اور میں اسپر آمادہ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک میرے دل میں خدا نے ڈالی ہے اگر میں بقدر اپنی طاقت کے اسمیں کوشش نکروں تو خدا کو کیا جواب دونگا۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کہ لوگوں نے میرے مطلب اور میرے مقصد کو نہیں سمجھا اور چھوٹے چھوٹے اختلاف پر جو درحقیقت بالکل کچھ بھی نہیں ہیں مجھے مخالفین چھوٹے چھوٹے اتہام لگا رہے ہیں۔ مگر آپ پرانے حالات پر غور کریں اور اگلے علماء کی کتابوں کو جنکا سب ادب کرتے ہیں بغور دیکھیں کہ انمیں باہم ایسے اصول ہیں جو ایکطرف کفر اور دوسری طرف اسلام تک پہنچاتا ہے کسقدر اختلاف ہے۔ ایک فرقہ خدا کی رویت کا قائل ہے اور کہتا ہے کہ وہ منصوص ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ نہ یہ ممکن ہے اور نہ منصوص ہے۔ اہل سنت و جماعت ہی کا ایک فرقہ خدا کے ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کا قائل ہے اور اسکے عرش پر متمکن ہونیکا یقین کرتا ہے اور اسکو

مذہب نہیں ہے جسکو پرانی اور حال کی تحقیقاتوں فلسفہ اور نیچرل فلاسفی سے مقابلہ کرو اور اسیطرح ٹھیک اور مضبوط پاؤ۔ بات صرف اسقدر ہے کہ حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ ہاں بلاشبہ جو وقت فلسفہ کا طرز بدل جاتا ہے مباحثہ کے اصول بدل جاتے ہیں اور نئی دلیلوں کی حاجت ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ اگلے زمانہ میں جو دلائل ہمارے قدما نے قائم کئے تھے وہ اس زمانہ میں بکار آمد نہیں رہے ہیں اور اسلئے ضرور ہے کہ نیا طریقہ بحث کا اختیار کیا جاوے۔ قرآنمجید جو تیرہ سو برس سے معجز یقین کیا جاتا ہے میں بھی اُسکو معجز مانتا ہوں۔ مگر ہمارے قدما نے صرف ایک اوپری دلیل اُسکے معجز ہونے کی قرار دی تھی یعنے فصاحت اور کلام کی عمدگی اور وہ بھی اسوجہ سے کہ آجتک کسی بشر سے نہ کسی فصیح و بلیغ سے اُسکی ایک یا دس آیتوں کے برابر بھی ویسا فصیح کلام نہیں کہا گیا۔ باوجودیکہ اُن سے مقابلہ کیلئے کہا گیا کہ اگر کہہ سکتے ہو تو کہہ لاؤ۔ بلاشبہ میں بھی قرآنمجید کو ایسا ہی فصیح و بلیغ تسلیم کرتا ہوں اور کیوں نہ تسلیم کروں جبکہ میں یقین کرتا ہوں کہ وہ خدا کا کلام اور وحی متلو ہے اُسکے الفاظ وہی ہیں جو خدا کیطرف سے رسول کے دل میں ڈالے گئے تھے اور رسول کی زبان سے ہم لوگوں تک پہنچے۔ اور میں یہ بھی قبول کرتا ہوں کہ آجتک کسی بشر سے مثل اُسکے نہیں کہا گیا۔ مگر میں اس دلیل کو ایک خام دلیل سمجھتا ہوں اور جو الفاظ قرآنمجید میں اس امر کی نسبت آئے ہیں اُنکا یہ مطلب قرار نہیں دیتا ہوں۔ اور اگر یہ دلیل ایک دلیل ہونے کے رتبہ میں بھی ہو تو بھی ایسی نہیں ہے جو غیر معتقد لوگوں کے مقابلہ میں پیش کیجا سکتی ہو اور اُنکے دل کو تسلی دے سکتی ہو۔ میں ایک اور دلیل رکھتا ہوں جسکو میں اُس دلیل سے زیادہ مضبوط سمجھتا ہوں۔ وہ دلیل یہ ہے وہ ہدایتیں للمتقین کیلئے ہیں جو قرآنمجید میں بیان کیگئی ہیں۔ کوئی اور ہدایت اُسکے مثل بلاشبہ نہیں ہو سکتی۔ میں اُسکو بھی معجزہ بلکہ اصلی معجزہ قرآنمجید کا سمجھتا ہوں۔ (دو چیزیں) قرآنمجید اُس زمانہ میں نازل ہوا جو جاہلوں اور ناواقفوں اور ناتربیت یافتہ لوگوں کا زمانہ تھا وہ اُس زمانہ کے جاہل لوگوں کی ہدایت کے لئے تھا جو اُسوقت کی دنیا میں تھے اور جو آئندہ دنیا میں ہونیوالے تھے ضرور تھا کہ اُسکی ہدایتیں اسطرح پر بیان کیجاویں کہ اُس سے ایک صحرائی بادیہ نشین چرانے والا بدو اور ایک اعلیٰ درجہ کا حکیم سقراط اور بقراط دونوں برابر فائدہ اُٹھاویں دونوں برابر ہدایت پائیں۔ قرآنمجید ہی صرف ایسا کلام ہے جسمیں یہ صفت موجود ہے اور جس سے مختلف درجوں بلکہ متضاد حیثیتوں کے لوگوں کو یکساں ہدایت ہوتی ہے۔ ایک جاہل بدو یا ایک مقدس بدوی اُسکے لفظی معنوں سے جیسی ہدایت پاتا ہے ویسا ہی ایک فلاسفر انہیں الفاظ کے مقصود کو

دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" مگر جب مفسرین خدا اُنپر
رحمت کرے اس تکمیل کے یہ معنی بتائیں کہ خدا نے فلاں جانور کو حلال اور فلاں جانور کو حرام بتا کر دین کو کامل
کر دیا ہے تو میں اُنسے مخالفت کرتا ہوں گو کہ وہ فخر الدین رازی یا ملا علی نیشاپوری یا اُنسے بڑھکر اور کوئی افضل
اُن بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب اگر یہی معنی تکمیل دین کی ہیں تو سلام - میں کہتا ہوں
کہ یہ تفسیر غلط ہے دین اسلام خدا کی توحید کے کامل طور پر بتانیسے اور اسکی ہر ایک فروع و اصول کو روشن کر دینے
سے مکمل ہوا ہے، اور یہی تکمیل دین کی ہے اور اسی تکمیل کے سبب وہ آخری دین ہے اور اسی تکمیل کے سبب
قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی بغیر تبدیل کے قائم رہیگا (چیئرز)۔

اب میں اُن بعض احکام کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں مثلاً نماز میں سمجھتا
ہوں کہ انسان میں جو فطرت خدا نے رکھی ہے اُسی کے لحاظ سے نماز کو فرض کہا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ معشوق کی یاد دل
میں رہے اور انسان اُسکو بھول نہ جاوے اپنا دلی نیاز اور تذلیل اُسکے سامنے ادا کرتا رہے یہی اصل جزو نماز
ہے جو خدا نے فرض کیا ہے مگر اسلئے کہ یہ فرض کیونکر ادا ہو اُسکے لئے ارکان مقرر کئے ہیں جو حقیقت میں
اُسکی اصلی جزو نہیں ہیں بلکہ اُسکے محافظ ہیں اور محافظ ہونیکی حیثیت سے اصلی جزو سے جدا نہیں ہو سکتے اور
اسلئے اصلی جزو میں داخل ہو گئے ہیں اور بطور اصلی جزو کے واجب الادا ہو گئے ہیں جسکی تمیز اسصورت میں
بخوبی ہو سکتی جب انسان پر سے اُن ارکان کا ادا کرنا جو بطور محافظ اصلی رکن کے تھے ساقط ہو جاتا ہے۔ مثلاً
کسی حالت میں وضو کی فرضیت نماز میں قیام و قعود و سجدہ کی فرضیت حتی کہ قرأت کی فرضیت بھی ساقط
ہو جاتی ہے مگر توجہ الی اللہ اور اُس دلی نیاز و تذلیل کا ادا کرنا جو اصلی رکن نماز کا تھا جب تک انسان کو ہوش
ہے اور اُسکا سانس چلتا ہے ساقط نہیں ہوتا پس صاف روشن ہے کہ جو رکن ساقط ہو گئے وہ اصل اصلی نہ تھے
وہی رکن اصلی تھا جو کسی وقت جبتک کہ انسان انسان ہے ساقط نہیں ہوا (چیئرز)۔ اب کون کہہ سکتا ہے
کہ یہ طریقہ نماز کا خلاف نیچر یا انسانی فطرت کے برخلاف ہے (چیئرز)۔

ہاں یہ بحث باقی رہتی ہے کہ نماز میں یہ ارکان کیوں مقرر کئے گئے اور ان ارکان مقررہ کو فطرت انسانی
سے کیا مناسبت ہے۔ مگر میں کہونگا کہ ہاں فطرت انسانی سے مناسبت ہے مگر میں اسوقت دوسرے فلسفیانہ
طریقہ سے اسکا جواب دونگا۔ اگر ہم کوئی دوسرے ارکان اُس فرض کے ادا کرنیکے لئے مقرر کریں تو یہ سوال اُن مقررہ
ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ہوتا ہے وہی سوال اُن ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ہوگا اور علی ہذا القیاس الی
غیر النہایت پس ایسا سوال کرنا جو عامۃ الورود ہے عقل انسان کا کام نہیں ہے۔
البتہ یہ بات پیش کرنی چاہئے کہ اُنکی عوض دوسرے رکن مقرر ہو سکتے تھے مگر میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی

کفر سمجھتا ہی۔ جبکہ قدیم سے اصول مسائل میں قدیم علمانے بتعدد اختلاف کیا ہی تو میرا کیا گناہ ہی اگر میں اُن قدیم علما
کے مقرر کردہ مسائل سے اختلاف کروں وہ بھی آخر انسان تھے اور معصوم اور محفوظ من الشیطان نہ تھے۔
بلا حجت اور بغیر شبہ منصوص مسائل میں جیسے نماز و روزہ حج زکوٰۃ میں جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض
بتائی ہیں اُنکو میں بھی اسیطرح فرض سمجھتا ہوں جیسے ایک جاہل مسلمان یقین کرتا ہی لیکن جب اُنپر مخالف کا حملہ ہوتا ہے
تو اُنکی لمیت اور اصلیت بتانی ضرور پڑتی ہے۔ اگر یہ بحث پیش آئی کہ ہاتھہ منہ دھونے کو یعنی وضو کو عبادت سے
جسکا تعلق دل سے ہے کیا تعلق ہے۔ حدث کے بعد پر محل منہ میں کلی کرنیکو کیا تعلق ہے۔ نماز کو جو ایک روحانی عمل ہے اُٹھنے
بیٹھنے سر نیچا اور سرین اونچی کرنیکو کیا علاقہ ہے تو مجبوری ہمکو اُنکی اصلیت اور نماز کے ارکان کی لمیت بحث
کرنی ہوگی اور سمجھانا پڑیگا کہ وضو کیوں فرض کیا گیا ہی اور نماز کے ارکان کیوں قرار پائے ہیں اور اسکے بیان کیلئے منقولی
سندیں کچھہ کام نہیں آسکتیں کیونکہ مشکک فی المذہب یا غیر مذہب والا اُنکو نہ مانیگا بلا اُنکا بیان کرنا ایسی طرز پر لازم
ہوگا جو عقل یا نیچر انسان کی فطرت کے مطابق ہو تاکہ دوسرے کے دلکو تسکین ہو جاوے (چیرز) کیا غیر لوگونکو یہ کہنا
کافی ہوگا کہ یوں ہی حکم ہے یوں ہی مانو۔

اے میرے بھائیو! یقین جسکا دوسرا نام ایمان ہے صرف کسی شخص کے کہہ دینے سے نہیں ہوتا۔ اگر میں آپسے ایسی حالت میں
کہ یہ فیمس ہال بلوریں جھاڑ دل کنولوں سے اور گیسوں سے روشن ہو رہا ہی یہ کہوں کہ یہیں بالکل اندھیرا ہے، اور آپ
مجھکو اور میری بات کو قابل ادب اور لائق تسلیم سمجھکر کہہ بھی دیں کہ ہاں اندھیرا ہی تو کیا اس کہہ دینے سے آپ کے دل میں
یقین بھی ہو جاویگا۔ ہاں اگر آپ عقلمند ہیں اور واقعی دل سے مجھکو قابل ادب اور میری بات کو قابل یقین
سمجھتے ہیں تو آپ ضرور خیال کرینگے اور سوچینگے کہ اندھیرے کے لفظ سے کیا مراد ہے اور جب اُسکو آپ سمجھہ جاوینگے تو
اُسوقت آپکے دل میں سچا یقین ہوگا (چیرز)۔ میرا یہی مطلب ہے اور میں اپنے بھائی مسلمانوں سے یہی چاہتا ہوں
کہ قرآن مجید کو صرف زبان سے معجزہ نہ کہو بلکہ دل سے معجز جانو۔ اسلئے میں نے خیال کیا کہ اُنکے سامنے ایسی چیز پیش کیجاوے
جسنے اُنکو اُسکے معجز ہونیکا اور کلام کی سچی ہونیکا یقین ہو۔ چونکہ مجھکو اُسپر ایسا ہی یقین تھا اسلئے میں نے بے ڈر
اور بغیر اس خیال کے کہ وہ اگلوں کے مخالف ہے یا موافق اور بغیر علما زمانہ کی کفر کے فتووں سے ڈر کے دنیا کو دکھا دیا
کہ قرآن مجید اور اسلام بالکل انسان کی فطرت کے مطابق ہے (چیرز)۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ اگر
اُنسے ہوسکے تو جو کچھہ میں نے کیا ہے اُسکی اصلاح کریں اور اگر مجھسے کچھہ غلطی ہوئی ہے تو معاف فرماویں نہ یہ کہ مجھکو ایک
فرقہ کا موجد یا ایک نئے مذہب کا قرار دینے والا قرار دیں۔ میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ جو مسائل اسلام کے متحقق
ہیں جہانتک مجھسے ممکن ہے میں اُنکی تصدیق کرتا ہوں کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہ کوئی جدید مذہب ہے۔ میرا عقیدہ
ہے کہ مذہب اسلام ایک مکمل اور آخری مذہب ہے۔ مجھکو خدا کے اس قول پر یقین کامل ہے کہ "الیوم اکملت لکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصول و مسایل اسلام پر ایک عیسائی فاضل کی شہادت

اس اعلی حکمت
نحمدہ و نصلی علے رسولہ وسلم۔ اسلام مقدس کے اصول اور بڑے بڑے مسایل
اور خوبی پر مبنی ہین۔ کہ "آخر اقوام غیر کے فاضل بھی بول اٹھے۔ کہ "اسلام ہی نے طوفان بے تمیزی
اور سست اعتقادی کو دنیا سے نیست و نابود کرکے اصل اصول خدا کی توحید اور اسلام کی سچی عزت
وعظمت کے بھاری مسئلہ کو سارے جہان مین پھیلاکر بھکی ہوئی قومون کو سیدہے رستہ پر چلنے کا عمدہ
سبق دیا اور اپنی قوم کے ہزارون فاضلون کے سامنے بیان کرتے ہین کہ ان اصول اور مسایل کی پابندی
اعلے درجہ کی شائستگی اور تہذیب پر محتوی ہے جسے سنکر حاضرین ایک ایک فقرہ پر (نعرہ تحسین سے)
رطب اللسان ہین کیا یہ مقدس اسلام کا معجزہ نہین تو اور کیا ہے ؟ حالانکہ اہل اسلام کی ثروت اور
حشمت کی ترقی کا علم ایک مدت سے سرنگون ہے!۔ اور اسکی سلطنت اور شوکت بالعموم دنیا کے حصہ
سے معدوم!۔
اور چارون طرف سے افلاس اور ناداری کا ہجوم۔ تیسر فقر اور فاقہ ہمرکاب اور اکثر ان مین نان شبینہ
سے بے تاب جب کوئی خوش قسمت اس مقدس مشرب کے اصول کو جانچتا ہے فوراً خلعت اسلام
سے ممتاز ہوتا ہے۔

سلہ دیکھو لیکچر پادری ایزک ٹیلر صاحب جو ۱۷- اکتوبر کو والورہمپٹن واقعہ ملک انگلستان کے چرچ کانگرس
(مجلس متذکرہ مقاصد کلیسیا) مین دیا گیا۔ از اشاعۃ السنہ۔

شخص اُن ارکان سے بہتر جسمیں تمام اعضائے اندرونی و بیرونی تمام قوائے ظاہری و باطنی تمام طریقہ ادب و تذلل جسمانی و روحانی ادا ہوتے ہیں اور جو انسان پر بمقتضائے فطرت انسانی موثر ہوتے ہیں اور کوئی ارکان نہیں بتلا سکتا (چیرز)

میں نے مختصر طور پر اپنے تمام خیالات جو مذہب اسلام کی نسبت ہیں آپکے سامنے ظاہر کئے ہیں اور یہ بات بھی بتائی ہے کہ جو جدید طرز تائید مذہب اسلام کی اور مباحثہ کی میں نے اختیار کی ہے اُسکا کیا سبب ہے۔ اور اس بات کو بھی جتایا ہے کہ مجھکو علمائے متقدمین سے اختلاف کرنیکی کیا ضرورت پیش آئی ہے۔ اس بات کے بیان کرنیکو کہ خود علمائے متقدمین آپسمیں کن کن باتوں پر مختلف ہیں اور میں نے کن کن امور میں علمائے متقدمین سے اختلاف کیا ہے اور اُنمیں سے کتنی باتیں ایسی ہیں جنمیں بعض متقدمین علمانے بھی وہی مسلک اختیار کیا ہے جو میرا ہے۔ اور کتنے ایسے ہیں جنمیں میں منفرد ہوں اور کل علمائے متقدمین کے برخلاف ہیں۔ ایک بہت بڑی فرصت چاہئے مگر جسقدر کہ میں نے اسوقت بیان کیا اُسکے بعد اس بات کا تصفیہ کہ جو کچھ میں نے کیا آیا وہ اسلام کی تائید ہے یا نہیں آپ صاحبوں کے اوپر چھوڑتا ہوں۔

اب میں اخیر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو تائید اسلام کی میں نے اپنی دانست میں اختیار کی ہے وہ اسوجہ سے نہیں کی کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہوں اور خواہ نخواہ مجھکو اسلام کی تائید کرنی چاہئے میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا جو شخص جس مذہب میں پیدا ہوا ہے خاموشی سے اسمیں چلا جانا دوسری بات ہے اور اُسکی تائید پر ... مستعد ہونا دوسری بات ہے۔ پہلی بات اُس شخص کو زیبا نہیں ہے جس نے خود پورا الیقین اسپر نہ کر لیا ہو۔ میں نے خالی الذہن ہوکر اسلام پر بہت کچھ غور کی ہے اور نہایت غور و فکر کے بعد میرے دل میں اس بات کا یقین ہوا ہے کہ دنیا میں کوئی مذہب سچا ہے تو وہ اسلام ہی ہے اور میں اس دلی یقین پر اسکی تائید کرتا ہوں نہ اسوجہ سے کہ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا اور مسلمان ہوں (چیرز بہت زور سے) ۔ فقط

ڈاکٹر لیٹنر کا لکچر دین محمدی پر

مجھے خاص واقفیت دین محمدی سے ابتدائے ۱۸۵۴ء مین قسطنطنیہ کی ایک مسجد کے مدرسہ
مین ہوئی جہان جا بجا سے قرآن شریف کے بہت سے حصے مین نے حفظ کئے۔ مین مختلف
فرقون کے مسلمانون کے ساتھہ ترکی وہندوستان ودیگر مقامات مین رہا کیا ہون اور عربی جس
زبان مین کہ انکا پاک علم ادب لکھا گیا ہے مین نے پڑھی ہے۔ مین بلا تامل کہہ سکتا ہون
کہ بغیر عربی جانے ہوئے مسلمانون کے عادات پر کسی قسم کا [illegible]
مین یہہ بھی کہونگا کہ صرف علم زبان عربی سے ایک چیز بڑھکر ہے اور وہ [illegible]
کی کنجی ہمدردی ہے۔ ہمدردی مردہ ہڈی مین جان پہونک دیتی ہے۔ بہت سے مشہور ماہر زبان عربی
ایسے ہین جنہون نے ہمدردی نہ رکھنے کی وجہ سے دین محمدی پر غلط رائے قایم کی ہے۔ مثلاً
سر ولیم میور صاحب نے اس مذہب پر بحث کرنے مین بڑی بہاری غلطیان کی ہین۔

ہم امید کرتے ہین کہ موقع موجودہ گو کتنے ہی کم درجہ مین کیون نہ ہو اس ہمدردی کے پیدا کرنے
مین مدد کریگا جو تمام مذاہب کے درمیان ہونی چاہیئے۔ ہربرٹ اسپنسر کا قول ہے کہ جس انداز سے
کہ ہم لوگ سچائی کو زیادہ پسند کرتے ہین اور فتحیابی کو کم۔ اسی طرح سے اسباب کے جاننے کا بہی ہم لوگون
کو شایق ہونا چاہیئے کہ ہمارے مخالفین کے جو خیالات ہین اوس کا باعث کیا ہے۔ تبت کے
بدہسٹ لاما کا یہ مقولہ بہت ٹہیک ہے کہ زبان سے کہنا کجا یہ خیال کرنا بہی ہرگز نہین چاہیئے کہ میرا
مذہب دوسرون کے مذاہب سے بہتر ہے۔ اسوک نے بہی اپنی رعایا کی ہدایت کے لئے تمام ٹیلون
پر یہ کندہ کر دیا تہا۔ کہ دوسرون کے مذاہب کی تعریف کرے۔

اس بڑے مذہب کی نسبت جسپر مین آج گفتگو کر رہا ہون **دین محمدی** کا لقب مین نے
اسلئے استعمال کیا ہے کہ اس خطاب کو مین اوس شریعت کے ساتھہ محدود کرون جسپر آجکل پیروان
دین محمدی چلتے ہین۔ اگر اس سے بہتر لفظ "اسلام" مین استعمال کرتا جسکے معنی ہین
برضائے الہی رہنا تو بیان کو زیادہ وسیع کرنے کی ضرورت ہوتی جو ایک گہنٹہ مین تمام نہ ہو سکتا۔
دین محمدی پیغمبر محمد صاحب کا دین نہین ہے اسلئے کہ وہ تو اسبات کے مقر تہے کہ ہم اپنے سلف یہودی
اور عیسائیون کے دین کی تعلیم کرتے ہین۔ یہ دونون ادیان اسلام کے مدارج ہین اور محمد صاحب

جب کبھی کسی عاشق اسلام کو جوش آجاتا ہے تو وہ اسلام کی خوبیون کے اظہار پر کمر ہمت باندھتا ہے مگر اُس اظہار کے وسایل (کہ انکا ترجمہ غیر زبانون مین ہوکر چھپواکر ملک کو دیا جاوے) نہین پاتا تو گھر گھر بھیکھ مانگ کر بھی کیون نہ کرے۔ مگر مصارف طبع اور اشاعت کا سامان کوسون آگے بھی نہین دیکھ سکتا۔ "بہم پہونچتا تو کجا"۔

ان غیر اقوام کو ہر طرح کی حشمت اور ثروت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کی کامیابی ان کے ساتھ ساتھ دیئے جاتی ہے۔ کونسا ملک یا شہر ہے جہان انکی مشن اور سوسائیٹی موجود نہیں؟ اور لاکھون روپے† اس مذہب کی اشاعت اور ترویج کے صرف مین نہین آتے۔ انکے اسکول شہر بشہر بلکہ گاؤن بہ گاؤن موجود ہین اور منادی کرنے والے لاکھون موجود ہین جن پر کروڑون روپے صرف ہوتے ہین۔ انکی کتب اور رسایل تمام ملکون کی زبان مین ہر ایک جگہہ بسہولیت ملسکتے ہین۔ انکے مذہب مین داخل‡ ہونے والون کی وہ مدارات ہوتی ہین کہ وہ اپنی پہلی سوشیل حالت کو بھی بھول جاتے ہین۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ایسی حالت مین بھی اقدس اسلام کا نمبر شمار غیرون سے دن بدن ترقی پر ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ اس پاک مذہب اسلام کے اصول اور اہم مسایل اس کی خوبی اور حسن اسلوبی عقل اور روحانی شائستگی پر مبنی ہین۔ کہ اسکے مقابلہ پر اہل اسلام کا نمبر بڑھانے والے "دوسرے مذہب والون کی ثروت اور آسائش کو ہیچ سمجھتے ہین۔ اور انکی دنیوی لذات پر نگاہ اُٹھاکر بھی نہین دیکھتے!!!۔

وہ اہل اسلام کے مٹی کے پیالے کو غیرونکو چاندی سونے کے برتنون پر فوق دیتے ہین۔ اور انکے ٹوٹے پھوٹے بوریئے کو انکی اطلسی فرش اور عمدہ عمدہ میز اور کرسیون سے بہتر جانتے ہین انکی روکھی پھیکی نان جوین انکے مرغن نان و کباب و جیمی و جیلی و مٹن چاپ سے افضل سمجھتے ہین۔ انکی مسکنت و مذلت کو انکی دولت و عزت سے عزیز رکھتے ہین اور مقدس اسلام سے مخاطب ہوکر یون عرض کرتے ہین مصرع " ذل تو عزت است و غمت بہ ز شادی است " اور دوسری قومون کی ثروت اور حشمت دنیوی اوج عروج کو دیکھکر پکار اُٹھتے ہین۔ ذالک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب۔ (آل عمران ع ۲)

(مرقومہ مولوی شیخ محمد عبد العزیز صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر)

---

† دیکھو خط پادری آیزک ٹیلر مطبوعہ۔ ‡ دیکھو پادری ایزک ٹیلر کا مضمون خط مطبوعہ۔

پہنچتے جس کی اسلام صرف تعلیم ہی نہین کرتا ہے بلکہ اوسکو عملی طور پر کر دکھاتا ہے۔ +
دین محمدی کے بانی کے حق مین عیسائیون نے بُرے کلمات استعمال کئے ہین۔ پہر بہی ابتدا
مین وہ عیسائیون کے ایک فرقہ مین سے سمجھے جاتے تھے۔ ڈینٹی اپنی کتاب انفرنو مین محمد
صاحب کو دین عیسائی مین ایک نئی بات نکالنے والا کہتا ہے۔ اور بیشک دوسرے
معنے مین وہ صرف اُن بہت فرقون مین سے ایک تھے جو اپنے کو عیسائی کہتا تہا مخالف تھے۔
بعض مصنفون نے بیان کیا ہے کہ اُن کا مذہب تلمود (یہودیون کی شرائع) سے اخذ کیا ہوا
تہا۔ مگر میری سمجھ مین اسبات کا جواب کہ دین محمدی حقیقت مین کیا چیز ہے یہ ہوگا کہ مذہب یہودیت
بشمول مذہب نور (صابئی) ونصرانیت حقیقی وباستثنائے تعلیمات سینٹ پال ہے۔ اسلام
کی یہ حقیقت نظری طور پر ہوئی۔ عملی طور پر یہ آجکل کے مصنوعی یورپ کی عیسائیت سے بڑہا ہوا
ہے۔ جن باتون کو آجکل کے عیسائی زبانی کہتے ہین انکو مسلمان عملی طور پر برتتے ہین +
ہر مسلمان بطور خود ایک چرچ ہے ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ کسی مذہبی امر پر اپنے مذہب کے اصول
پر اپنی رائے دے وہ اپنے ملاؤن کے غلام نہین ہوتے۔ وہ اپنے خدا کو بغیر واسطہ قائم کئے پوجتے
ہین۔ اور جس جگہہ کہ اونکے نماز کا وقت پہونچگیا وہی جگہہ اُن کی عبادت گاہ ہے۔ اُنکے علماء
و رہبران دین دوسرے پیشے اختیار کرسکتے ہین۔ بعض جوتے سیتے ہین اور اسیطرح کے دوسرے
کام کرتے ہین۔ اون لوگون مین پوپ کوئی شخص نہین ہے۔ ہر معمولی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ خدا
کی مرضی کے مطابق چلکر مین پیغمبر محمدؐ صاحب کے دین کا خلیفہ ہوسکتا ہون واقع مین تمام دنیا کے
اکثر مسلمانان امور دین مین اپنی سمجھہ کے مطابق چلتے ہین۔ یہی لوگ اہل سنت والجماعت کہلاتے
ہین۔ اور دوسرا فرقہ کہ جو نہایت ضروری ہے شیعون کا ہے۔ یہ لوگ محمدؐ صاحب اور انکے خاندانی
جانشینون کو عملی طور پر معصوم محض سمجھتے ہین شیعے خلافت کو خاندانی اصول پر صحیح سمجھتے ہین اور
انکے شرائع قرآن اور انکے علماء یعنی مجتہدین کے اقوال سے اخذ کئے گئے ہین۔ +
محمدؐ صاحب نے خود اپنی معصومیّت کا کبھی دعوے نہین کیا تہا ایک موقعہ پر خدا کیطرف سے انکو وحی
آئی جسمین خدا کیطرف سے اس لئے ناراضی ظاہر کی گئی تہی کہ انہون نے ایک غریب آدمی کیطرف
سے منہہ پہیر کر ایک نہایت دولتمند شخص کے ساتھہ ہمکلام ہوئے تھے اور اُس وحی کو انہون نے تمام
لوگون کو سُنا بہی دیا۔ اگر وہ فریبی اور مکار ہوتے جیسا کہ بعض نادان عیسائی رسول عربی کو کہتے
ہین ہرگز ایسا نہ کرتے۔ مجھکو اجازت دیجئے کہ مین اس وقت آپ لوگون کے سامنے ایک بڑے رکن

نے جس دین کی تعلیم کی وہ ان ادیان کا لب لباب اور خلاصہ ہے۔ ان باتون کا تو ہم لوگ بہی اقرار کر لیتے ہین کہ خدا کے راستہ پر چلنا چاہیئے۔ خدا کو ہر وقت ہر کام مین حاضر و ناظر جاننا چاہیئے اسلیئے کہ دل مین وہ چین حاصل ہو جو سب کی سمجہہ سے بالا تر ہے اور خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے۔ مگر یہ اقرار دین محمدی مین عملی طور پر برتا جاتا ہے اور اسی پر اس دین کے عمارت کی بنا ہے۔

ایک اعتبار سے دین محمدی یہودیت اور نصرانیت دونون سے مشابہ ہے۔ اور دوسرے اعتبار سے غیر مشابہ۔ اس مین شک نہین کہ دونون دینون کے رسولون نے لوگون کو اس بات کی تعلیم دی تہی کہ خدا کے راستہ پر چلنا چاہیئے۔ اور ہر کام مین خدا کو حاضر و ناظر جاننا چاہیئے اس اعتبار سے وہ محمدی تہے یا یون کہو کہ مسلمان یعنی پیرو دین اسلام تہے۔ مگر جہانتک میرا علم یہودیت یا نصرانیت کے ساتہہ ہے مین کہہ سکتا ہون کہ جس دین کی محمد صاحب نے تعلیم کی تہی وہ صرف دوسرے ادیان کی نقل یا اپنے دل کا منتخب کیا ہوا دین نہ تہا بلکہ خدا کی طرف سے ملہم اور وحی کیا ہوا دین تہا (اگر وحی اور الہام بہی کوئی شئے ہے) بیشک مین نہایت عاجزی سے اس بات کے کہنے کی جرات کرتا ہون کہ اگر اپنے کو خدا پر قربان کر دینا ارادون مین سچا اور بے غرض ہونا۔ اپنی رسالت پر غیر متزلزل یقین رکہنا موجودہ غلطیون پر ایک غیر معمولی طور پر نظر ڈالنی اور ان غلطیون کی اصلاح کا بہترین ذریعہ اختیار کرنا وحی کی یہی ظاہر علامتین ہین تو محمد صاحب کی رسالت خدا کی طرف سے وحی کی ہوئی تہی۔

محمد صاحب کو دین موسوی سے جو کچہہ واقفیت تہی وہ خاصکر اُس مذہب سے تہی جسمین اسکندریون اور بدہ مذہب کے خیالات مخلوط ہو گئے تہے۔ وہ دین عیسائی جسکو محمد صاحب اوسکی اصلی اور صحیح حالت پر لانا چاہتے تہے وہ دین تہا جسکی تعلیم عیسیٰ مسیح نے کی تہی اور جو اُس مذہب سے جداگانہ تہا جس پر سینٹ پال کے فرقہ چلتے ہین اور جو اُن غلطیون سے مبرا تہا جو بعض عیسائی فرقون کی نسبت عرب والون کو معلوم تہی۔ محمد صاحب نے سمجہا تہا کہ یہود اُنکو اپنا مسیح سمجہین گے۔ مگر اونکی علیحدگی اس بات کی مانع ہوئی۔ بہرکیف انہون نے عربون اور علی العموم ایمان والون کو تاکید کی کہ وہ سب اپنے ایک جد حضرت ابراہیم کی برکات سے مستفید ہون اسلیئے اونکا مذہب ہوا یہودیت بشمول دین نو و نصرانیت و با ستثنائے تعلیمات سینٹ پال۔

محمد صاحب کا یہ خیال کہ دین ابراہیمی کے فوائد خاص اپنے لوگون مین محدود نہ رکہے جائین بلکہ تمام دنیا مین انکو وسعت دیجائے اسیوجہ سے روئے زمین کے ادن کرورون آدمیون کو اعلےٰ قسم کے عالی خیال اور مہذب مذہب کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہوا ہے جو بغیر اسکے حیوانیت مین پڑے رہتے یا اُس اخوت کو نہ

وقت کتنی جب کل علماء اپنی مادری زبان کے شمول مین اسکو بولتے تہے اسلئے اگر کوئی شخص عربی جانے تو اوسکو نہ صرف دین محمدیؐ کی کنجی دستیاب ہوجاتی ہی بلکہ تمام مسلمانون کے دل کی کنجی ایشیا مین اور نیز افریقہ مین (باوجود اسکے کہ وہان کے لوگ نیم وحشی کہے جاتے ہین) کوئی سا عربی ننقطہ عربی لبنتے والے یا عربی کی تعظیم کرنیوالی قوم مین عام طور پر زبان زد ہوسکتا ہے اس طرح سے دین محمدیؐ مین تعلیم وتہذیب کا ایک ایسا آلہ موجود ہی جو دوسرے مذاہب مین نہین ہے۔+

ہان روزہ البتہ خالص تشرع کی ایک چیز ہے مگر حفظان صحت کے لئے بہی یہ ایک نہایت ضروری چیز ہے جیساکہ شیخ الاسلام اسکے بارے مین کہتے ہین کہ یہ روحانی صفائی اور تزکیہ کی چیز ہے اور نیز حفظان صحت کے لئے مفید ہی جسکی طبیبون کو حاجت ہوئی ہے۔+

اِس مین شک نہین کہ شراب ولحم خنزیر اور غیر مذبوح جانورون کے گوشت کے استعمال اور ایسی چیزون کے اختیار کرنیسے جو امتناع شرع مین ہے جن کے بہت جلد ترک نہ کرنے مین نہایت ضرر متصور ہے اس سے یہ غرض نہین ہی کہ اُن لوگون کو دق کیا جائے جو ان احکام کے پابند ہین بلکہ یہ ہے کہ ایسے احکام کی پابندی سے اُن کو روحانی وجسمانی دونون قسم کا فایدہ حاصل ہو۔+

جماعت کے مدارج کا حال یہ ہے کہ امراخلقی طور پر غربا کے محافظ اور حامی سمجھے جاتے ہین۔ اور مساکین دولتمندون کے دسترخوان پر جاکر کہانا کہاتے ہین ہسلمانون مین کہین نہین امیر وغریب مین امتیاز ہے۔ اور ایک مسلمان غلام گہر کا صرف ایک رکن ہی نہین سمجہا جاتا ہے بلکہ گورنمنٹ اور اعلے درجہ کی جماعت مین ایک اونچا درجہ پانیکا ایک انگریز غریب شخص کی نسبت اسکو کہین زیادہ موقع حاصل ہے۔

جو کہانے کا محتاج ہے اسکو کہانا دیا جاتا ہے اور خیرات اوسی شخص کے ہاتہہ مین دیجاتی ہے جسکو دینا مقصود ہوتا ہے نہ کہ قوانین غربا کے پیچیدہ ذریعون سے مسلمانون اور نیز بدہ مذہب والون کے خیالات کے رو سے خیرات دینیوالا خیرات پانے والے کا ممنون ہوتا ہی اسلئے کہ خیرات دینے والے کو خیرات دینے سے اوسکی خیالات ہمدردی وبہی خواہی مین تقویت حاصل ہوتی ہے۔

اِسی طرح سے ہندو برہمنون مین یہ بات ہے کہ جب ایک خاکروب بہی کسی برہمن کے دروازے پر بہیکہہ مانگنے آتا ہے تو برہمن اس خاکروب کو پوجا کرتا ہے اسلئے کہ اوس کی وجہ سے اوسکو خیرات دینے کا موقع ملا۔ میری رائے ناقص مین ایسے خیال مین سچی عیسائی سخاوت کی کل خوبیان شامل ہین اور اس وجہ سے مین کہہ سکتا ہون کہ عمدہ ترین عیسائی جن کی نسبت مجہکو کبہی علم ہوا ہی یہ لوگ

مذہب محمدی کا یعنے جو آجکل قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام ہین خط پڑہون جو انہون نے ایک نومسلم مسٹر شومین کو بہیجا تہا جسکا مین بالکل ہم رائے ہون۔ سوائے عبارت ذیل کے "جس روز تم نے دین اسلام کو قبول کیا تہا۔ تمہارے گناہون پر نظر[ا] ڈالی گئی تہی" اس جملہ کا معنے لفظی طور پر نہین سمجہا جا سکتا ہے اسلئے کہ مذہب اسلام کی رو سے بہون کی گناہون پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ یہ ایک مسلم مقولہ ہے کہ ایک عالم کا عذر ہزار جہال کی رضا سے بہتر ہے۔ مین اپنے کو ہرگز عالم ظاہر نہین کرتا۔ مگر ہر مسلمان کو جو کسی رائے سے خلاف کرنیکی آزادی حاصل ہے اوس رو سے مین ایک ایسے مضمون پر اعتراض کرتا ہون جو شاید ترجمہ کرنےمین غلطی ہوگئی ہو اور جو خدا کے اوس کلام کے مخالف ہے۔ جس سے تمام لوگ خطاب کیے گئے ہین کہ "گناہون سے بچو اور اعمال صالح کرو" خواہ یہود ہو۔ یا عیسائی یا مسلمان۔ +

محمدی ہونے کے جو ظاہر علامات ہین مثلاً نماز روزہ و حج ان کی نسبت مذہبی کتابون مین ضروری چیز سمجہتے ہین کیونکہ نماز کے قبل وہ وضو کیا کرتے ہین نماز اور وضو دونون کے ارکان نہایت سہل ہین اور جن چیزونکو عیسائیون کے پادری اچہی طرح سے تعلیم نہین کرتے ہین اُن باتون کی نسبت شیخ الاسلام کہتے ہین کہ اول بار تم سے جس مسلمان سے ملاقات ہو وہ تمہین بتا دیگا۔ +

اون لوگون کی زکوٰۃ جسکو اونکی مالی عبادت کہنا بجا ہے یہ ہے کہ وہ ایک حصہ مال کا جو چالیسوین حصے سے کم نہ ہو یعنی سیکڑے پیچہے ڈہائی وہ غربا کو دیتے ہین یہ زکوٰۃ بیت المال مین جمع ہوتی ہے اور منجملہ دوسرے مصارف کے یہ غلامون کے آزاد کرا لینے مین صرف ہوتی ہے جس غلامی کے بارہ مین عیسائیون کا مسلمانون پر جاہلانہ اعتراض ہے اوسکے لیے محمد صاحب نہایت ساعی تہے۔ کہ وہ بالکل موقوف ہو جاوے۔ مگر زکوٰۃ کے مقبول خدا ہونیکے لیے یہ ضرور ہے کہ وہ مال کسب حرام سے نہ ہو۔ اسکا یہ مطلب نہین کہ ایک شخص کا مال غصب کر کر ایک مسجد بنوا دیا۔ اور جو لوگ چالیسوین حصے سے زیادہ خدا کی راہ مین دیتے ہین انکو خدا کیطرف سے خاص انعامات دیئے جاوینگے۔

مکہ کا حج ایک بہت ضروری چیز ہے اسلئے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان وہان آکر آپسمین ملتے ہین۔ حج ایک رشتہ اتحاد ہے اور یہ ظاہر مین مسلمانون کا ایک حقیقی چرچ ہے جسکی نظیر عیسائیون مین نہین ہے جہان کل عیسائی جمع ہو سکتے ہون۔ علاوہ برین اس کی وجہ سے ایک عام پاک زبان عربی کے ذریعہ تعلیم و تہذیب کی بہت کچہ اشاعت ہوتی ہے۔ یہی حالت لاطینی زبان کو یوروپ مین اثر

[ا] غالباً اس سے یہ مراد ہوگی کہ تمہارے تائب ہونے پر پچہلے گناہ نظر انداز ہو چکے۔ کیونکہ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ مخبر صادق کیجانب سے یہ بشارت ہے۔

شوہر عورت کے ساتھ رہتا ہے۔ مگر وہ اوسکو اپنے ساتھ دوسرے ملک مین جانیکے لئے مجبور نہین کر سکتا صورت
آخر الذکر مین ضرور ہی کہ وہ اوسکو برابر نان ونفقہ دیا کرے۔
زن وشوہر مین جب کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو حکم لوگ مقرر کئے جاتے ہین اور اوس صورت مین طلاق کی اجازت
دیجاتی ہی کہ بے آپس کے عناد کے وہ دونون زندگی بسر نہ کر سکتے ہون۔ آپ لوگ اس بات کا اقرار کرینگے کہ نکاح
کی نسبت مسلمانون کا قانون اوس ملامت کے قابل نہین ہے جو عیسائی مصنفون نے کی ہے۔
یہ بیان کہ مسلمانون مین غیر محدود نکاح اور غیر محدود طلاق کا اختیار حاصل ہی صحیح نہین ہی۔ طلاق کوئی
آسان کام نہین ہی جیسا کہ آپ کو شیخ الاسلام کے خط سے معلوم ہوا ہوگا۔ اس لئے کہ طلاق حکمون کی
تجویز کے بغیر دیجا نہین سکتی۔
علاوہ اسکے نکاح کے وقت ایک مہر مقرر ہوتا ہی جسکو طلاق کے وقت [illegible] ادا کرنا ہوتا ہے
اور بہت سی عورتین بہت بھاری مہر مقرر کراتی ہین جو شوہرون [illegible] ہوسکتا اسلئے کہ طلاق
کے خطرہ سے وہ محفوظ رہتی ہین۔ اس مین شک نہین کہ نکاح کی نسبت عیسائیون بلکہ ہندوون کا خیال
کہ یہ ایک روحانی چیز ہے مسلمانون کے خیال سے اعلی ہی۔ مگر عملی طور پر عیسائی قومون مین [illegible] عقد نکاح کے پاک ہونیکا
خیال اسلامی ملکون کی نسبت کم کیا جاتا ہے۔
ہندوون مین نکاح ایک روحانی چیز ہے یہ منفک ہو ہی نہین سکتا اور روم مین کیتھلک لوگون مین
مین منفک ہو سکتا ہے مگر نہایت دقت سے۔ نکاح کو خواہ روحانی چیز سمجھین یا ایک دنیوی معاہدہ کی
حقیقت یہ ہی کہ اکثر صورتون مین تمام ممالک اور تمام مذاہب مین یہ اتحاد ونکاح ہمیشہ کا ہوتا ہی۔ اگرچہ اس بات کے
اقرار کرنے مین مجھے افسوس ہوتا ہے کہ مین مسلمانون کے ساتھ سنہ [illegible] سو دو برس قبل تک ہا ہون اور باوجود
اسکے کہ انہین نہ طلاق کا غیر محدود موقع حاصل ہے مین نے طلاق کو واقعی مسلمانون سے زیادہ عیسائیون
مین پایا ہے۔ اس بات کے اقرار کرنے مین ہی مجھے کچھ تامل نہین ہی کہ اپنے اہل وعیال اور غلامون اور بڑون
اور اجنبیون اور وحشیون کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے مین مسلمان نام کے عیسائیون کے لئے نمونہ ہین
چند الفاظ مسلمانون کے مسئلہ تعدد ازدواج کی نسبت جسکی نہایت مذمت کیجاتی ہے کہے جا سکتے ہین قطع
نظر اس امر کے تعدد ازدواج کی وجہ سی اون چند ملکون مین جہان عورتون کی آبادی زیادہ ہی عورتون کو شوہر
ملجاتے ہین اور تعدد ازدواج زنا وبدکاری اور اسکے متعلق برائیون اور پیدائش اولاد الزنا کے لئے روک ہی
اس سے انکار نہین کیا جا سکتا ہی کہ علی العموم تمام مسلمانونکو ایک ہی بیبی ہوا کرتی ہی یہ زیادہ تر تعلیمات مین محمدی کی وجہ سے ہے
محمد صاحب ایسے لوگون مین مبعوث ہوئے تھے جنمین بیٹی کا ہونا ایک بدقسمتی سمجھا جاتا تھا۔ اور جو بعض اوقات

وہان ایک تو وہ برہمن جس نے کبہی مسیح کا کبہی نام بہی نہین سُنا ہے اور دوسرا وہ مسلمان جو کہ مسیح کی انکو پیغمبر سمجہکر تعظیم کرتے ہین اور تیسرا وہ ایک غریب یہودی جس نے اُس عیسائی کی انکے علالت کے زمانہ دراز تک بیمارداری کی تہی جسنے اوسکی کل جایداد چہین لی تہی +

اگرچہ خدام اپنے آقاؤن کے کہانا کہانے کے بعد کہایا کرتے ہین مگر اُنکے اور اُنکے آقاؤن کے کہانے مین کسی قسم کا فرق نہین ہوتا ہے۔ +

مسجد مین عبادت کرنیوالون کے درمیان بالکل یکسانی و یکرنگی ہوتی ہے اُن لوگون کی عبادت کے لئے کچہہ خاص جگہین مقرر نہین ہین۔ اس جگہہ کا امام یا کوئی دوسرا نمازی نمازیون کی پیشوائی کرتا ہے۔ خدا کی عبادت و فرمانبرداری کا اس سے بڑہکر اور کونسا خوشنما منظر ہوسکتا ہے کہ مسلمان نمازیون کی جماعت اپنے مختلف ارکان نہایت ترتیب اور ہمواری کے ساتہہ ادا کرتے ہین۔ +

ظاہر ارکان کی پابندی پر انگریز اعتراض کرتے ہین۔ مگر دیکہنے مین یہ آتا ہے کہ وہ ظاہری ارکان اور رسوم کی قدر اصول اور معنے کی نسبت بہت کم کرتے ہین۔ بیشک یہ کہا جاسکتا ہے کہ انگریزی تحقیق بہت سی برائیون کی جڑہ ہے۔ اور اگر ہمدردی بنی نوع ایک نہائیت عمدہ چیز ہے۔ تو اس ملک مین روپیوں کے جمع کرنے اور اُنکے تقسیم کرنے مین جو ضوابط کی پابندی کی جاتی ہے اس سے اُس ہمدردی کی بالکل خوبی جاتی رہتی ہے۔ ہم لوگ اِس بات کا اقرار نہین کرتے کہ عام لوگون کی ہدایت کے لئے قوانین بنائے جاتے ہین۔ اور یہ کہ ان قوانین کے حروف حاکم نہین ہوتے بلکہ وہ شخص جسکو اون الفاظ کے مطلب سمجہانیکی خدمت سپرد ہے ہم لوگون کی سخاوت ہم لوگون کا مذہب ہم لوگون کے محکم قواعد سب خیالی ہی خیالی ہین برخلاف مشرقی مذاہب کے کہ سب چیزین اونمین حقیقی اور معنوی ہین ہماری مغربی سوسائیٹی اگر اصول دین محمدی پر چلتی۔ تو یورپ مین نہ نہلسٹ فرقہ ہوتا نہ سوشلسٹ (فرقے باغی سلطنت) کیونکہ اس مذہب مین ناراضی اور بیزاری سکہائی نہین جاتی ہے۔ حالانکہ یہ چیزین ہماری تہذیب و تمدن کے نتائج ہین اور ان کے لئے نہائیت کوششین کیجاتی ہین۔ +

شیخ الاسلام نے نکاح کی نسبت جو کچہہ کہا ہے اس کی طرف اب مین آپ لوگون کو متوجہ کرتا ہون نکاح کے لئے دو گواہون کا اقرار ضرور ہے۔ اسلئے ایک مذہبی چیز ہے۔ مگر ہندوؤن اور عیسائیون کی طرح سے روحانی چیز نہین ہے۔ +

تک اپنی ایک کم سن اور خوبصورت بی بی سے جو بوڑہی مرحومہ خدیجہ کا رشک کرتی تہین اون کی اس سوال کے جواب مین کہ "کیا مین اون کی سی نیک نہین ہون؟" یہی کہا کرتے تہے کہ "نہیں تم اونکی سی نیک نہین ہو اس لیئے کہ وہ ہم پر سب سے پہلے ایمان لائی تہین سب سے پہلے انہون نے میرے ہاتہہ پر بیعت کی تہی انہون نے اس وقت مین میری عظمت اور حفاظت کی تہی جب مین غریب اور ناچار محض تہا" ان سے شادی کرنے سے بیس برس بعد تک وہ انکے ساتہہ پوری وفادار رہے۔

یہ سچ ہے کہ ۵۵ برس کی عمر مین بیوی پر بیوی کرنا شروع کی۔ لیکن کیا یہ بات معقول نہین ہے کہ ایک ایسے آدمی کی حالت مین جس نے اس قدر عمر تک اپنے نفس پر پورا ضبط رکہا ہو۔ انکی بہت شادیون کر لیئے ان وجہون کے خلاف جنکو عیسائی مصنفون نے بیان کیا ہے کچہہ اور وجہین خیال کی جائین۔ وہ وجہین کیا ہین؟ -

مین یقین کرتا ہون کہ بوڑہاپے مین اونکی بہت سی شادیون کی اصلی وجہ احسان اور نیکی پہنچانا تہی۔ اور یہ کہ اپنے مصیبت زدہ صحابہ کی بیوہ عورتون کی خبرگیری کرین۔ +

اونکے تابعین یعنی "ایک خدا کے ماننے والون" کو بڑی بڑی تکلیف و تصدیع پہنچائی جاتی تہی۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ کوئی شخص انکو کہانا دینے کا روادار نہ ہوتا تہا۔ اور بعض لوگون کو ابی سینیا (حبشہ) وہان کے عیسائی بادشاہ کے ہان پناہ ڈہونڈنے کے لیئے بہاگ جانا پڑا۔ بادشاہ نے انکو انکے ایذا پہنچانیوالون کے حوالے نہیں کیا۔ بعض اونکے حبشہ مین مر گئے اور انکی بیواؤن کو محمدؐ صاحب نے اپنے گہر مین رکہا۔ اگر محمدؐ صاحب ایسا نہ کرتے تو وہ بہوکون مرجاتین۔ یہ خیال کہ پیغمبر صاحب نے کسی بری نیت سے ایسا کیا محض بے بنیاد ہے۔ خصوصاً اگر ہم یہ خیال کرین کہ عالم شباب مین انہون نے اپنی پاکدامنی کی وافر دلیلین دی تہین۔ پیغمبر صاحب کے اپنے آزاد کیئے ہوئے غلام اور متبنی (زید) کی مطلقہ بی بی زینب سے شادی کرنے نے بہی غلط فہمی پیدا کر دی ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کفار عرب اپنے متبنی کی مطلقہ عورت سے شادی کرنا برا جانتے تہے اگرچہ اپنے متوفی باپ کی بیبیون سے (سوائے اپنی مان کے) نکاح کرنا عیب نہین سمجہتے تہے جیسا کہ بعض لوگ آجکل کے خدا تعالے کے احکام عشرہ کی پابندی تو مطلق نہین کرتے۔ مگر اتوار کے دن سیٹی نہین بجائینگے۔

محمدؐ صاحب نے ان کل مزخرفات کی یہ کہکر جڑ کاٹی کہ منہہ بولا بیٹا اصلی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اور جب یہ بات یون ہوئی تو منہہ بولے بیٹے کی بی بی کو عقد مین لانا منع نہین سمجہا جاسکتا ہے اس بات کی تصدیق کے لیئے نہ کہ ایک نئی شادی کو جائز کرنیکے لیئے پیغمبر صاحب پر ایک وحی اتری جو غلط فہمی سے ایک

بیبیونکو زندہ گاڑدیتے تھے - اسوقت مین مردون کی نکاح کے لیے عورتون کی تعداد محدود نہ تھی اور عورتین مردون کی جائداد کا ایک حصہ سمجھی جاتی تھین - اور کسی شخص متوفی کے ورثا کی درمیان تقسیم کر دیجاتی تھین -

تعداد ازدواج کے غیر محدود ہونیسے جو اس قسم کی ابتری پیدا ہوتی تھی اوسکو محمد صاحب نے روک دیا - انہون نے یہ ہدایت کی کہ مرد نکاح صرف دو یا تین یا چار عورتون سے کرسکتا ہے - ہان اگر انصاف اور یکسانی صحبت سے اونکے ساتھہ برتاؤ کرے ۔

درصورت ایسا نہ کرسکنے کی اوسکو ایک عورت سے شادی کرنیکی اجازت تھی - اب اگر عملی طور پر دیکھا جائے تو کوئی شخص بھی دو یا زیادہ بیبیوں مین میزان عدل و محبت برابر نہین رکھہ سکتا ہے - پس شرع دین محمدی ایک بی بی رکہنے کی تائید کرتا ہے -

محمد صاحب نے عورت کو کسی مالک کی ملکیت بنجانیسے نجات دی اور اُس کو پہلا قانونی شریک مرد کا قرار دیا - اور شرع محمدی مین عورت کے اغراض و منافع کا نہایت خیال ہے ۔

محمد صاحب پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ انہون نے اپنی نمونہ سے شہوت رانی کو رواکہا - اب اس بیان پر ذرا غور کیجئے - خیریت یہ ہے کہ ہم ایسے شخص کا ذکر نہین کرتے ہین جسکے حالات قصے یا کہانی مین سنے گئے ہون بلکہ تواریخ سے ثابت ہین جسکی قریب قریب کل احوال و افعال حدیث مین لکہے موجود ہین - جو قرآن کے بعد مسلمانون کے چال چلن کی رہنما ہے - افعال رسول کے مسلم الثبوت ہونیکے لئے اعتراضات کے سخت سے سخت قواعد ہین - اور جبتک پیغمبر صاحب کے کسی قول یا فعل کا سلسلہ اُنکے خاص صحابہ تک نہ پہونچ جائے ان حدیثون سے نکال باہر کیا جاتا ہے جنکی صحت کو اسلامی محدثون نے چھان بین کرکے ثابت کر دیا ہے - بیشک ہم لوگ اپنے آقا عیسے مسیح کے اقوال و افعال کا ثبوت دینا اس سے کہین کم رکہتے ہین - اچھا پہر محمد صاحب کی شہوت رانی کے الزامات کی محبت کے لئے کونسا اچھا یا برا یا مشکوک ثبوت ہے مجھکو اس بات کے اقرار کرنیمین کچھہ تامل نہین ہے کہ ہر قصہ کا سلسلہ ابتدا تک پہونچا یہ الزام بالکل بے بنیاد پایا جائیگا بلکہ برخلاف اسکے باوجود بہت سی مایل کرنیوالی چیزون کے محمد صاحب نے اپنی عصمت کی ایسے لوگون مین جن مین عصمت تھی نہین نہایت حفاظت کی جس کے لئے وہ نہایت قابل آفرین و شاباش ہین - کفار عرب کے درمیان جبتک انہون نے زندگانی بسر کی وہ کامل طور پر باعصمت و پاک دامن رہے یہانتک کہ ۲۵ برس کی عمر مین انہون نے ایک ۴۰ برس کی عورت سے شادی کی (جو یورپ مین ۵۰ برس کی عورت کے برابر ہے) انہون نے اُس عورت سے اس لئے شادی کی کہ انکے ساتھہ انہون نے بہلائی کی اور انکی نبوت پر ایمان لائی تہی چنانچہ اُنکی وفات کے سالہا سال بعد

(جس مین لوگون نے نہایت غلطی کی ہے) اسکا پہلے لحاظ رکہنا چاہیئے بیشک اس قسم کا جنگ خلاف
شرع ہے مگر اون لوگون سے بچاؤ کی صورت مین جو مسلمانون کو انکی واحدیت کے لئے تکلیف پہنچا ہیر
اور جو انکو اُنکے گہرون سے نکالدین جیسا کہ اون مسلمانون کے ساتہہ کیا گیا تہا جنہون نے حبشہ مین
جا کر پناہ لی تہی۔ مذہبی آزادی کا حال سُنیئے کہ یہ عیسائی ملکون کی نسبت کہین زیادہ مسلمانون مین
عمل مین لائی جاتی ہے اور اگر ایسی بات نہوتی تو آرمنی و یونانی و یہودی فرقے اپنا آزادانہ طریقہ و مذہب
و زبان ترکی عملداری مین برقرار نہین رکہہ سکتے۔ اور یہ ترکی عملداری ایسی ہے کہ مین اپنے ذاتی تجربہ
سے کہہ سکتا ہون کہ یہ عیسائی قانون سازون کی جماعت کو بربادی و انسانیت کا سبق دیتی ہے۔
محمد صاحب نے یہود و نصاریٰ کو مسلمانون مین شامل کیا تہا اسلئے کہ جنکو ایک خدا اور آخرت پر
ایمان ہے " اونکے لئے کوئی ڈر نہین اور نہ وہ غمگین ہون گے - +
قرآن مین سورہ حج مین مقدس جنگ کا مقصد " مساجد اور رہبانون کی خلوت خانون اور
عیسائیون کے گرجاؤن " کی حفاظت بیان کیا گیا ہے۔ اسلئے کہ اون سبہون مین " خدا کا نام
پکارا جاتا ہے "
کیا یہ وہ حالت بربادی کی نہین ہے جس تک ہم ارک صدیون کے بعد پہونچے ہین۔ ہان اگر مسلمانون
کے خلاف زمانہ حال کے احمقانہ جنگ کے ساتہہ مقابلہ کیا جائے جبکو ہم لوگ غلامی کے ساتہہ مخلوط
کئے دیتے ہین تو ہم لوگ اوس حالت کو پہونچ گئے ہین - +
مین اون مسلمانون کو جانتا ہون جنہون نے گرجاؤن مین چندے دیئے ہین۔ کتنے عیسائی
مسجدون مین چندہ دیتے ہین؟ لیکن ان مین خدا کا نام بیشک لیا جاتا ہے۔
مسلمانون نے عیسائیون کو جو تکلیف و تصدیع پہنچائی ہے اسکا مقابلہ اوسکے ساتہہ نہین
کیا جا سکتا جو عیسائیون نے مسلمانون کا کشت و خون کیا ہے۔ ان دونون مین آسمان و زمین کا فرق
ہے۔ جب عمرؓ صاحب نے عیسائیون کی یروشلیم (بیت المقدس) مین کشت و خون کرنے پر قسم کہائی تہی
کہ مین محاصرین شہر کو قتل کر ڈالون گا وہ شہر کو اپنے قبضہ مین لینے کے بعد ایسا کرنے سے باز رہے اسلئے
کہ انہون نے کہا کہ " مین قسم کے توڑنے کے گناہ کا مرتکب ہونگا۔ مگر خدا کی ایک مخلوق کو بہی ہلاک
نہ کرون گا " مین اس آرٹیکل کو اس سے اور کسی بہتر طور پر ختم نہین کر سکتا کہ اس بات پر اصرار کرون
کہ یہودیت و نصرانیت و دین محمدی سب ادیان ہمجنس ہین اور سب کی اصل ایک ہے۔ اور اس بات
کی امید ظاہر کرون کہ وہ زمانہ اب آنیوالا ہے جب عیسائی محمد صاحب کی تعظیم و بزرگی کرکے علیہ السلام

غلط فعل کو جائز کرنیوالی سمجھی جاتی ہے۔+
واقع میں ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ اگر لوگون مین سچی بہی خواہی خلایق ہو تو وہ دوسرون کی مذاہب کے بارہ مین اوس قسم کا خیال نہین رکھین گے جیسا وہ اب رکھتے ہین - اور وہ آپ دوسرون کی مذہب کو اُنکے اصلی ماخذون سے دریافت کرنیکی کوشش کرین گے نہ کہ اون مذاہب کے مخالفین کی تعصب آمیز خبرون سے۔ زنا کی سزا مرد وعورت دونون کو برابر طور پر دیجاتی ہے مسلمانون مین تجرد نہایت ہی کم ہے اور شاید ہی ان مین شادی کرنیکے لایق کوئی عورت ہوتی ہوگی جسکی شادی نہ کر دیجاتی ہو مجرم کو عام خلایق کے سامنے سو جلدہ لگایا جاتا ہے۔
اب ہم بستر لونڈیون کا حال سُنئے کہ شرع دین محمدی اس بات کا روادار نہین ہوتا۔ کہ اون کی اولاد بدکاری کے ساتھہ انگشت نما کیجاوے اور ایک لونڈی کا لڑکا اسکے آقا کے لڑکون کے ساتھہ وراثت مین شریک کیا جاتا ہے ہم لوگون مین غیر منکوحہ عورت کے لڑکے کی مطلق حفاظت نہین کیجاتی ہے اور ہمارا شادی کی نسبت اعلے خیال بالکل پست ہو جاتا ہے۔ مثلاً ہندوون کی شادی کسی اچھی ذات مین جس مین بی بی اپنے شوہر کی نجات کے لئے دُعا کرتی ہے اس لیئے کہ بدون اُسکی دعا کے اوسکی نجات نہین ہو سکتی تھی۔
مسلمانون مین شراب خانے قمار خانے اور چکلے نہین ہوتے۔ اور بدکاری کو شرع کرنا وہ جانتے ہی نہین۔ اور قاعدہ کی بات ہے کہ عام طرز کلام انکا اکثر یورپینون سے زیادہ شستہ اور مہذب ہوتا ہے۔ مین نے نوجوان مسلمانون کو اسکولون اور کالجون مین دیکھا ہے۔ اُنکے عادات اطوار ومکالمے انگلش نوجوانون سے کہین بہتر ہوتے ہین۔ بیشک اشخاص آخر الذکر کے مکالمے اکثر اوقات ایسے ہوتے ہین کہ اسلامی ملک مین لایق سزا ہون۔ مسلمانون کی منکوحہ عورتون کو انگریزون کی منکوحہ عورتون سے قانونی استحقاق زیادہ حاصل ہوتا ہے وہ ولادت یا موت کی شہادت دیسکتی ہین حالانکہ فرانس کی جمہوری سلطنت کی عورت کو یہ استحقاق حاصل نہین ہے۔+
لوگون نے جو یہ سمجھہ لیا ہے کہ مسلمانون کے مذہب مین تبدیل واقع نہین ہو سکتی اُسکا حال سُنئے کہ قرآن کی تفسیر مین آزادی حاصل ہے جس سے اسپر ہر فرقہ اور ہر ملک کے لوگ عمل کر سکتے ہین مثلاً اسکی تفسیر کے لئے جو یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ ایک جملہ تامہ کے قبل ایک جملہ شرطیہ رہتا ہے اس سے کانشنس کو ہر طرح کی معقول آزادی رہتی ہے مثلاً "کفار سے جہاد کرو" ایک جملہ تامہ ہے اور "کفار پر جہاد کرو اگر پہلے وہ تم پر حملہ کرین" ایک جملہ شرطیہ ہے اور مسئلہ جنگ مقدس یعنی جہاد کی تعین مین

جو مسلمان کہ عربی جانتا ہو وہ بھی قرآن کے اکثر مقامات کو بغیر تفسیر کے نہین سمجھ سکتا۔ اور کوئی نیک
مسلمان بغیر فقہ جاننے کے نہ تو خدائی لاشریک کی عبادت کرسکتا ہی اور نہ کسی مذہبی رسم کو ادا کرسکتا ہی٭
پس یہ کہدینا کہ کل مسلمانون کا عمل بالکل فقہ پر ہے بیجا نہ ہوگا فقہ مین ہر قسم کے امر و نہی کی نسبت
مختلف مسئلے لکھے ہوئے ہین۔ مگر عمل صرف اون مسائل پر کیا جاتا ہی جو مفتی بہ ہین۔٭

باوجودیکہ اس قسم کے مسئلے فقہ بالعموم اس وسیع مذہب مین جو دنیا کے بڑے حصہ مین پھیلا ہوا ہے
موجود ہین اور بدون اون اہل مذہب کے دقیق مسائل سمجھے ہوئے مذہب اسلام کی نسبت کوئی رائے قایم
کرلینا حقیقتاً بے معنی ہے۔

مگر یورپ کے مختلف دانشمند گروہ کو بہ حیثیت تعصب کی نگاہ سے دیکھتے ہین جو صرف قرآن کا غلط
ترجمہ کو دیکھکر یا کسی مسئلہ کو دیکھکر یا کسی مذہبی کتاب کے کسی حصہ کو اخبار کے کسی آرٹیکل کے
مانند پڑھکر یہ سمجھ جاتے ہین کہ ہم کو مذہب اسلام کے کل حالات سے واقفیت ہوگئی۔ بعض وہ لوگ ہین جو
نرے بے علم اور ان پڑھ لوگون سے گفتگو کرکے اسلام پر رائے قایم کرلیتے ہین بعض وہ ہین کہ کسی
بادشاہ یا حاکم کے ظالمانہ طریقہ و عمل کو دیکھکر یا تاریخ مین پڑھکر سمجھ چکے ہین کہ شرع اسلام کے یہی اصول
ہین یا کسی متعصب عیسائی کی کتاب کو جس مین انہون نے صرف اسلام کی برائیان بیان کی ہون دیکھ
لیا ہو یا شرع محمدی کے منسوخ اور غیر مفتی بہ مسائل کو دیکھکر کوئی رائے قایم کرلی ہو مین خیال کرتا ہون کہ
اکثر محقق لوگ اس قسم کی غلطیون کو نہ سمجھ کر خود غلطی مین پڑے ہوئے ہین۔ مگر وہ عیسائی جو درحقیقت خود علم
عربی پڑھے ہوئے ہین قرآن کے معنی کو تفسیر کے ساتھ اچھی طرح سمجھتے ہین اور مسائل مفتی بہ مین
تمیز کرسکتے ہین (بشرطیکہ منصف مزاج اور غیر متعصب بھی ہون) ہمیشہ مذہب اسلام کا ادب
کرتے رہے ہین۔٭

ہم ان آخر الذکر بہت سے عیسائیون کے نام خود انکی زیادہ شہرت کے لحاظ سے پیش کرنے
بیہودہ سمجھتے ہین۔ ہم دیکھتے ہین کہ باوجود اس قدر ترقی دانش و بینش کے کبھی اہل یوروپ نے ایک
دفعہ اسلام کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھنے کا ارادہ ظاہر نہین کیا۔ حالانکہ دنیا کے تمام مسائل مین یہ مسئلہ بھی
ایک امر اہم ہے۔ ہم نے کبھی نہین سنا کہ محققین کی کوئی ایسی جماعت اس ضروری مسئلہ کے حل
کرنیکی غرض سے یورپ کے کسی مقام پر جمع ہوگئی ہو جس مین وہ غیر... لوگ شامل کئے گئے ہون جو
درحقیقت علوم عربی سے ماہر اور قرآن کو معہ تفسیر کے سمجھنے اور فقہ کے مفتی بہ مسائل کو جانتے ہون اور
جن مین مزید اطمینان کے واسطے علماء اسلام بھی جو علوم انگریزی اور مذہب عیسوی کی ماہیت سے واقف

کی توقیر کو بڑہاینگے۔

دین محمدی و دین عیسائی کے درمیان ایک مشترک واسطہ ہی اور وہ زیادہ سچا عیسائی ہے جو نبی محمد صاحب کی کہی ہوئی سچی باتون کو مانتا ہے۔ + فقط +

اسلام کی اشاعت یوروپ مین

خط بنام

ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ لائٹنر اورینٹل انسٹیٹیوشن ووکنگ انگلینڈ

آپکا خط وصول ہوا مین آپکی توجہ اور بالتخصیص آپ کی اسلامی ہمدردی کا بہت مشکور ہون۔

اِس زمانہ مین اسلامی عام تعلیم بہت پست حالت مین ہی کیونکہ مسلمانون کے کل علوم اس وقت تک بالکل عربی زبان مین ہی ہین۔ حالانکہ مسلمانون کا بڑا گروہ اردو فارسی و ترکی زبان بولتا ہے اور اسی زبان کا علم جانتا ہے جسمین سوائے علم ادب اور دینیات کے کوئی دوسرا کامل علم ہنوز موجود نہین ہے اور نیز اردو فارسی ترکی زبان مین نہ تو علوم عربیہ کا ترجمہ ابتک کامل ہوا ہے اور نہ ان عجمی مادون مین ایسے الفاظ موجود کئے گئے ہین جس سے بآسانی عربی کا ترجمہ ہو سکے اور علم عربی کی ترقی مین بھی ۶۵۶ھ کے بعد خاندان خلفائے بنی عباس کے زوال کے ساتہہ ساتہہ انحطاط پیدا ہو گیا۔

پانچ کروڑ مسلمان جو ہندوستان مین بستے ہین ان مین اس وقت ایک ہزار آدمی بہی ایسے نہونگے جو عربی زبان قرآن کے صحیح معنی جانتے ہون باقی کل مسلمان قرآن کو بمعنی عبادت کے وقت ایسا پڑھتے ہین جیسا کہ طوطا مینا بے سمجھے بوجھے باتین کرتا ہے عربی لکھنا یا زبان عربی مین گفتگو کرنا اکثر ہندوستان کی علما کو نہین سکھایا جاتا ہی جو علمی کتابین اردو فارسی ترکی مین کثرت سے مشہور ہوگئی ہین اگر انکا عربی کتب کے ساتہہ مقابلہ کیا جائے تو ان مین اکثر باتین ایسی نکلینگی جو بہت کچھ خلاف پائی جائینگی اگر ہم اپنے علماء پر اس قسم کا الزام دین کہ انہون نے علم عربی کا ترجمہ عجمی زبان مین ابتک نہین کیا ہی تو اسکے ساتہہ ساتہہ اس بات کا الزام دینا ہوگا کہ انہون نے عجمی زبان کی وسعت مین بہی ہنوز کوشش نہین کی ہی اگر عربی زبان کو سمجھ کر جائے تو ہر قسم کے ترجمہ ان باتون مین ہوئے ہوئے ہونگے اور ایسا ہی بجز چند شہرون کے باقی افریقہ کے کل مسلمان ہر قسم کے علم دہنر سے بے بہرہ ہین۔ مگر مذہب اسلام کے طریقہ عقاید و عبادات مذہبی جو بہت سیدہا سادہ ہے ہر ایک مسلمان کے گروہ مین برابر رایج ہے۔ +

ہون شامل رہے ہون۔

البتہ اس قدر دیکہا گیا ہے کہ منفرد عیسائیون نے ہمیشہ مذہب اسلام کی نسبت یکطرفہ رائے قایم کی پہر ان اشخاص مین بہی دو گروہ ہین کسی نے تو خود اسلام کی تائید مین رائے پیش کی ہے اور کسی نے مخالفت مین۔

مجہے اس مختصر خط مین اس قدر گنجایش نہین کہ مین ہر ہر مسئلہ پر بحث کر سکون یا مذہب اسلام کی اخلاقی بہلائیون کا بیان کرون۔ یا معترضین کا جواب دون۔ اگر بالفرض ایسا کیا بہی جائے تو بہی [illegible] کوئی اثر نہ ہوگا۔ مین چاہتا ہون کہ اس قسم کی کوئی تحریک ہو کہ درحقیقت اس مذہب کی تنقیح کے واسطے محققین کی متعدد جماعتین قایم ہون جن پر خود عوام کی توجہ مائل رہے اور ہر ایک شخص کو اپنی اپنی رائے [illegible] موقع ملے۔ اور یہ جماعتین ایشیا اور یوروپ مین جابجا دیر تک قائم رہین اور مین جانتا ہون کہ اگر یہ امر کبہی وقوع مین آئے تو اسلامی معاملات مین یہہ پہلی تحریک ہوگی اور کچہ عجیب نہین کہ اسکی ابتدا انگلینڈ سے ہو کیونکہ درحقیقت اسی ایک مقام کے باشندے کم متعصب اور منصف مزاج ہین۔ اور مجہکو تو کچہ شک نہین کہ اس تحریک سے جو کچہہ اسلام اور نصرانیت مین دشمنی ہے بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ اور سمجہ جائینگے کہ ایک دوسرے کا طریقہ نہایت نیکی اور بہلائی کا ہے اور اگر اس طریقہ کی تحریک عمدہ اصول سے کیجائے گی تو بلاشبہ بہت سے مسلمان اور عیسائی جنکی طبیعتون مین حق بات کی تلاش کرنا ہے بہت خوشی سے اس کار خیر مین شرکت اختیار کرینگے اور ان مجالس اور تحقیقات کے مصارف کی نسبت ایک مختصر چندہ تجویز ہو تو عوام الناس بہی اس چندہ مین شریک ہو جائینگے۔ شریک ہونیکا [illegible] انجام رسانی کے لئے چند لایق اشخاص کو جابجا سفر کرکے تحریرًا اور تقریرًا اس کے عمدہ نتایج ذہن نشین کر دینے ہون گے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین سب کمیٹیان اور اسکی شاخین قایم کر دینی ہونگی۔ اگرچہ بادی النظر مین یہہ ایک بڑا معاملہ دکہائی دیتا ہے۔ مگر جب ایک دفعہ یہہ بات چل پڑی تو پہر اسکی تکمیل مین کوئی دشواری نہ ہوگی۔ ایک [illegible] سوسائٹی وغیرہ۔ اور چہوٹی چہوٹی کمیٹیان جو اس وقت قایم ہین [illegible] اس مین [illegible] شامل [illegible] غرض خاص کی تکمیل حسب دلخواہ ہو جائے گی۔

تمام شد